سلسلہ مرویاتِ صوفیاء ۲

اَلْمَرْوِیَاتُ الْقُشَیْرِیَّة
مِنَ
الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّة ﷺ

(امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۲

اَلْمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ

مِنَ

الأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ

﴿امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

تالیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج:
محمد تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلی کیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-3111-140-140
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695
www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۲

نام کتاب : اَلْمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ ﴿امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : محمد تاج الدین کالامی، اَجمل علی مجدّدی

نظر ثانی : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اوّل : ستمبر 2009ء

تعداد : 1,100

قیمت : -/150 روپے

✿✿✿

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

Marfat.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱-۴/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

Marfat.com

فہرست

الرقم	المحتویات	الصفحة
✪	ابتدائیہ	۱۱
✪	﴿الإمام أبو القاسم عبد الكريم القشيري رضي الله عنه﴾	۱۹
✪	تعارف	۲۱
✪	آپ کے شیوخ	۲۱
✪	آپ کے تلامذہ	۲۶
✪	امام قشیریؒ کے جید رفقاء و مصاحبین	۲۸
✪	امام قشیریؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء	۲۹
✪	آپؒ کی تصانیف	۳۰
✪	الرسالة القشيرية کا مختصر تعارف	۳۳
✪	إسنادي إلى الإمام أبي القاسم عبد الكريم القشيري رضي الله عنه امام ابو القاسم القشیریؒ تک مؤلف کی متصل اسانید	۴۱

Marfat.com

الرقم	الأبواب	الصفحة
۞	الأحاديث المتّصلة المرفوعة من الرّسالة القشيرية ﴿الرسالة القشیریة سے ماخوذ مرفوع متصل احادیث﴾	٤٩
١.	اَلتَّوْحِيْدُ وَالْعُبُوْدِيَّةُ ﴿توحید اور عبادت الٰہی کا بیان﴾	٥١
٢.	اَلْمَعْرِفَةُ بِاللهِ ﴿معرفتِ الٰہی کا بیان﴾	٥٧
٣.	أَحْبَابُ الرَّسُوْلِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کے محبوب اُمتیوں کا بیان﴾	٥٨
٤.	اَلِاسْتِقَامَةُ ﴿استقامت کا بیان﴾	٥٩
٥.	اَلْمَحَبَّةُ ﴿محبت کا بیان﴾	٦٠
٦.	اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ	٦٤

Marfat.com

الرقم	المحتويات	الصفحة
	﴿ذکر اور دعا کا بیان﴾	
۷.	تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَالسَّمَاعُ	٧٤
	﴿تلاوتِ قرآن اور سماع کا بیان﴾	
۸.	اَلتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ	٨٠
	﴿توبہ و استغفار کا بیان﴾	
۹.	اَلْمُجَاهَدَةُ	٨٢
	﴿مجاہدہ کا بیان﴾	
۱۰.	اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوٰی	٨٤
	﴿زہد و ورع اور تقویٰ کا بیان﴾	
۱۱.	اَلْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ	٨٨
	﴿خشیتِ الٰہی اور رحمتِ الٰہی کی اُمید کا بیان﴾	
۱۲.	اَلتَّوَکُّلُ	٩٥
	﴿توکل باللہ کا بیان﴾	
۱۳.	اَلصَّبْرُ وَالشُّکْرُ وَالرِّضَا	٩٧

Marfat.com

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿صبر وشکر اور رضا کا بیان﴾	
١٤.	اَلصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِيْنُ	١٠٣
	﴿صدق، اخلاص اور یقین کا بیان﴾	
١٥.	اَلْحَيَاءُ وَالْغَيْرَةُ	١٠٨
	﴿حیاء اور غیرت کا بیان﴾	
١٦.	اَلْأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ	١١٣
	﴿اَخلاقِ حسنہ کا بیان﴾	
١٧.	اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ وَالْفَقْرُ	١١٤
	﴿جود وسخا اور فقر کا بیان﴾	
١٨.	اَلصَّمْتُ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ	١١٦
	﴿خاموشی اور کم گوئی اختیار کرنے کا بیان﴾	
١٩.	اَلْأَدَبُ وَالتَّكْرِيْمُ	١١٨
	﴿ادب وتکریم کا بیان﴾	
٢٠.	اَلْأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ	١٢٠

Marfat.com

الرقم	المحتويات	الصفحة
	﴿اُخوت ومودّت کا بیان﴾	
٢١.	اَلْكِبْرُ وَالْحَسَدُ	١٢٢
	﴿تکبر وحسد کا بیان﴾	
٢٢.	اَلْغِيْبَةُ	١٢٥
	﴿غیبت کا بیان﴾	
٢٣.	اَلْوِلَايَةُ وَإِثْبَاتُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ	١٢٦
	﴿ولایت اور کراماتِ اولیاء کا اِثبات﴾	
٢٤.	فَرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ	١٣٩
	﴿فراستِ مومن کا بیان﴾	
٢٥.	اَلرُّؤْيَاءُ	١٤٠
	﴿خوابوں کا بیان﴾	
٢٦.	تَذْكِيْرُ الْمَوْتِ	١٤٣
	﴿موت کو یاد کرنے کا بیان﴾	
✿	مصادر التخريج	١٤٧

Marfat.com

اِبتدائیہ

قرآن حکیم میں جہاں بھی فرائضِ نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ کا تذکرہ فرمایا گیا وہاں کم و بیش چار فرائض کا ذکر ضرور آیا ہے، مثلاً:

- تلاوتِ آیات
- تزکیہ نفوس
- تعلیمِ کتاب
- تعلیمِ حکمت

اِرشاد فرمایا گیا:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ (1)

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ۝‘‘

یہ قابلِ غور بات ہے کہ آیت مبارکہ میں بیان شدہ جہات اور فرائض میں سے ہر جہت اور ہر فریضہ ایک طبقہ امت کی نشان دہی کر رہا ہے۔ مثلا لوگوں کو حق کی تلقین

---

(1) البقرة، 2:151

Marfat.com

کرنے والے مبلغین و مصلحین امت تلاوت آیات کے محاذ پر ڈٹے رہے۔ تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کرنے والے صلحاء اور اصفیاء اپنے طور پر فریضہ رسالت نبھاتے رہے، تعلیم کتاب و حکمت سے بہرہ ور کرنے والے مجتہدین، مفکرین اور حکمائے امت ہر عہد میں اس دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجدید و احیائے دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تینوں طبقات اپنے اپنے دائروں اپنے اپنے مراتب اور اپنے اپنے ادوار میں دین کی خدمت پر مامور رہے اور آج بھی ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ان طبقات میں سے کسی ایک نے دوسرے کے وجود کا انکار کیا ہو یا اپنے علاوہ دوسرے کی نفی کی ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا. (۱)

''بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خشیت کی لازمی صفت کے ساتھ علماء کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معروف اور اکابر صوفیاء کا حال بھی یہی تھا کہ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ مذکورہ بالا دونوں آیات میں وارثانِ پیغمبر علماء و عرفاء کی ذمہ داریوں کے دائرے مختلف بتائے گئے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک طبقہ دین کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی گئی۔ لیکن یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے۔ جن کے اسباب و علل پر تحقیق ہو سکتی ہے مگر ہم مختصراً اتنا کہہ سکتے ہیں کہ۔ صدیوں پر محیط، طویل عرصہ سے شعوری یا لاشعوری طور پر امتِ مسلمہ کے دو بڑے اور محترم طبقوں میں پیدا شدہ تقسیم کے تحت دینی علم کے علم بردار علماء ''ائمہ حدیث، ائمہ فقہ اور ائمہ عقائد و کلام'' قرار پا گئے۔ خواہ وہ امام بخاری، امام مسلم اور بقیہ ائمہ صحاح اور دیگر کتب حدیث کے مؤلفین ہوں؛ یا امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام

(۱) فاطر، ۳۵: ۲۸

Marfat.com

احمد بن حنبلؒ سمیت امت کے بڑے بڑے جلیل القدر فقہاے عظام ہوں؛ خواہ وہ ائمہ تفسیر ہوں یا ائمہ عقائد ہوں؛ الغرض وہ علماء جو دینی علوم کے کسی بھی شعبے کے امام اور اہم حوالہ (authority) تھے اور جن کی کتب کے ذریعے دین کا علم ہر طالب علم تک پہنچا اور ہر مکتب اور مدرسہ میں ان کی مرتب کی ہوئی کتبِ احادیث، فقہ، عقائد، فلسفہ، منطق، صرف و نحو اور بلاغت نصاب کا حصہ بن گئیں۔ اِنہی کتب کو پڑھ کر لوگ علماء بنتے رہے اور اِنہی کے ذریعہ علمی روایت دنیا تک پہنچی۔ چنانچہ صدیوں سے جاری اس عمل نے لاشعوری اور غیر ارادی طور پر ایک تقسیم پیدا کر دی۔ گویا اُمتِ مسلمہ میں علم کے اِمام اور دین کی مستند شخصیات یہ ائمہ علم تھے جن کی بات کو دین میں حجت اور سند کے طور پر مانا جاتا ہے۔ یوں یہ طبقہ ''طبقۂ علماء'' ٹھہرا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا طبقہ عرفاء وصلحاء اور صوفیاء کا تھا جو اُسی زمانے سے خدمتِ دین میں پیش پیش ہے۔ اِس نے امتِ مسلمہ کو رُشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیر باطن اور تہذیبِ اَخلاق کا عملی درس دیا۔ قول کی جگہ کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجہ احسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض انجام دیے جو سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام سے پوری کلیت کے ساتھ جاری ہوئے تھے اور جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

اس تقسیم کے نتیجے میں گویا علماء ایک طرف ہو گئے اور صوفیاء خاشعین دوسری طرف۔ اللہ تعالیٰ نے جوڑا تھا کہ علماء وہی ہیں جو خاشعین ہیں لیکن خشیت، طہارت، ورع اور روحانیت ایک طرف کر دی گئی اور علم ایک طرف کر دیا گیا۔ معرفت، قیام اللیل، سجدہ ریزیاں، رقت اور گریہ و بکاء اور اس کے نتیجے میں طاعات کے جو روحانی نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طرف کر دیے گئے، اور سند، روایت، حجت اور تحقیق دوسری طرف جمع ہو گئیں۔ اوائل وقت سے ہی علم اُن اصحابِ تصنیف و تالیف کے ساتھ خاص کر دیا گیا جو علماء تھے۔ ان کے ذریعے دین کا ''قال'' امت تک پہنچا۔ جبکہ اولیاء کرام اور

Marfat.com

صوفیاء عظام کا طبقہ الگ کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو دین کے ''حال'' کے امین تھے۔ ''حال'' تقاضا کرتا ہے کہ بولا کم جائے، عمل زیادہ کیا جائے، لہٰذا ''اہلِ حال'' نے اپنے اوپر سکوت لازم کر دیا جبکہ ''اہلِ قال'' نے اپنے اوپر روایتِ علم لازم کر دی تو جو روایت کرنے والے تھے اہلِ روایت نے اُنہی سے رجوع جاری رکھا۔ اُمت اُن سے ثقاہت کی نسبت سے شناسا ہوگئی اس کے برعکس جنہوں نے غلبۂ حال کی وجہ سے کثرتِ روایت کا عمل ترک کر دیا تھا، اِخفاے حال کی بناء پر وہ پسِ پردہ چلے گئے۔ چونکہ انہوں نے زیادہ کتابیں نہیں لکھیں اور جو لکھیں وہ مدارس تک یا اہلِ علم تک نہیں پہنچی۔ لہٰذا عام لوگوں نے ان کی پہچان علم کے حوالے سے کرنا چھوڑ دی اور یہ سمجھا کہ یہ اَصحابِ کشف و کرامات، ریاضات و مجاہدات اور واردات ہیں۔ ساتھ ہی نہ جانے کیوں سمجھا جانے لگا کہ یہ دین کے علم میں حجت نہیں۔ اس بے بنیاد مفروضے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو حاملینِ علم ٹھہرے، ان کے سامنے جب بھی کسی اللہ کے عارف کی بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں: ''ٹھیک ہے بھئی! وہ بزرگ ہیں مگر آپ ائمہ علم کی بات کریں جو حجت ہیں؛ اولیاء وصلحاء تو صاحبانِ کشف و کرامات اور عبادت کرنے والے اَہل اللہ تھے۔'' یعنی ہم ہر دور میں برکت تو ان کی مانتے ہیں مگر علم میں ان کی بات حجت نہیں مانتے۔ ان کے فیوضات وکرامات حق ہیں مگر بات اُن کی مانیں گے جو علم میں حجت ہیں۔

صدیوں سے جاری اِس خودساختہ تقسیم کا مزید نتیجہ یہ ہوا کہ بتدریج صوفیاء، عرفاء، اَصحابِ ذکر و تصوّف - خواہ جتنے بڑے عالم کیوں نہ ہوں، محدّث، مفسر اور فقیہ کیوں نہ ہوں - انہیں ''اہلِ تصوف و روحانیت'' کے زمرے میں ڈال کر علم سے الگ کر دیا گیا؛ بلکہ اس پر کچھ ظاہر بین علماء نے زیادتی یہ کی کہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ان بے نفس اور بے ریا لوگوں کو دین سے خارج، بدعتی اور متوازی طرزِ فکر کا حامل قرار دے دیا۔ حالاں کہ حقیقتِ حال اس سے مختلف تھی۔ یہ عظیم المرتبت لوگ پہلے عالم دین تھے اور بعد میں

Marfat.com

صوفی و عارف۔ زُہد و ریاضت کا معنی ہرگز یہ نہیں تھا کہ ایسے لوگ علم اور روایتِ علم سے نابلد تھے یا ان کا تعلق حدیث، تفسیر، فقہ یا علم الکلام سے کٹ گیا تھا بلکہ یہی لوگ دراصل دین کے سچے خادم اور رسول اللہ ﷺ کے نائب تھے۔ یہ محدّث بھی تھے، مفسر بھی اور فقیہ بھی۔ بلکہ ان کے حلقہ ہائے تربیت میں وقت کے محدثین، مفسرین اور فقہاء حاضر ہوتے اور علم کو نفع بخش بنانے کے لئے ان سے زُہد و اخلاص کی تربیت لیتے تھے۔

عجیب اتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے ان ائمہ تصوف پر بطور مفسر، محدث، فقیہ اور مجتہد کام نہ ہوا۔ بطور ولی، قطب، غوث تو وہ معروف و مشہور تھے مگر یہ کہ امت میں ان کا مرتبہ علم کیا تھا؟ تاکہ یہ بات ثابت ہو سکے کہ اُن کی علم کے باب میں بھی کہی ہوئی بات اُسی طرح حجت ہے جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام بیہقی اور امام طبرانی رحمہم اللہ وغیرہ کی بات حجت ہے۔ اس غلط فہمی نے تصوف اور ائمہ تصوف کے بارے پورے کا پورا علمی تصور مجروح کر کے رکھ دیا۔ اس اعتبار سے اکابر صوفیاے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہلِ علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے ایک بڑا اُدھار تھا جس سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

جلیل القدر ائمہ حدیث کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جو ہستیاں بطور صوفی و ولی معروف و مشہور تھیں انہوں نے ترکِ روایت کر دیا تھا مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ کم علم تھے۔ وہ قلیل الروایت ہونے کے باوجود کثیر العلم تھے۔ غلبہ حال ضرور تھا مگر اس کا معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس ''قال'' نہ تھا بلکہ وہ تو ''قال'' کے بھی امام تھے۔ وہ فقیر بھی تھے، محدّث بھی تھے اور فقیہ و مجتہد بھی۔ بڑے بڑے اہل اللہ، عرفاء اور صلحاء جنہیں ساری دنیا صرف صوفیاء اور اولیاء کے طور پر جانتی ہے مگر وہ اپنے وقت کے عظیم محدّث، مفسر اور فقیہ و مجتہد بھی تھے؛ مثلاً خواجہ اویس قرنی، حضرت شقیق بلخی، حضرت ابو العباس السیاری، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت ذوالنون المصری، حضرت شیخ ابو

Marfat.com

سعید الخراز، حضرت شیخ بشر بن الحارث الحافی (بغداد کی گلیوں میں ننگے پاؤں پھرنے والا صوفی) رحمہم اللہ کا امامِ حدیث اور امامِ فقہ ہونا اور ان کے معاصر اَجل ائمہ فقہ و حدیث کا ان کی بارگاہ میں بیٹھ کر زانوے تلمذ طے کرنا تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ وہ اجل ائمہ علم جنہیں دنیا بڑے محدث یا فقیہ کے طور پر جانتی ہے جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام بخاری، امام مسلم، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک رحمہم اللہ وغیرہ خود بہت بڑے صوفی تھے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ تصوف بغیر علمی سند کے وجود میں نہیں آیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ صوفیاء ائمہ علم و حدیث بھی تھے تو کیا امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داوٗدؒ اور امام ترمذیؒ کی طرح آقا علیہ الصلاۃ و السلام تک حدیث میں ان کی بھی کوئی متصل مرفوع اسانید ہیں؟ جو ان سے چلیں اور براہِ راست آقا علیہ السلام پہ جا کے منتج ہوں؟ وہ متصل بھی ہوں اور مرفوع بھی؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے تصوف کی امہات الکتب میں سے صوفیاء کرام سے مروی اَحادیثِ مبارکہ کو جمع کر کے ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان اولیاء و صوفیاء نے اپنی سند کے ساتھ متصلاً اور مرفوعاً آقا علیہ الصلاۃ و السلام سے روایت کی ہے اور اِسے ''سلسلہ مرویاتِ صوفیاء'' کے نام سے متعدد کتب میں جمع کیا ہے۔ لہٰذا اب دنیا کا کوئی شخص ان کے ائمہ علم و حدیث ہونے کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے ائمہ تصوف، ائمہ ولایت اور اکابر اولیاء نے بھی اپنی اپنی کتب میں مرفوع متصل احادیثِ نبوی سے استفادہ کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں ہم نے امام قشیریؒ کی معروف کتاب الرسالۃ سے ان کی اپنی مکمل سند کے ساتھ مرفوع متصل احادیث کو جمع کر دیا ہے تاکہ کوئی شخص اسے محض ایک تحقیقی کتاب ہی نہ سمجھے بلکہ ان کی مرویات بھی پوری سند کے ساتھ دنیا کے ہاتھ میں آجائیں اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آقا علیہ الصلاۃ و السلام تک بطریق محدثین یہ ان

Marfat.com

کی متصل اسانید ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کا یہ مفروضہ باطل ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ محدّث نہ تھے۔

آج میڈیا پر بعض نام نہاد مفکرین مذاکروں میں جلیل القدر ائمہ حدیث و تصوف کی کتب کو ردّ کر رہے ہیں۔ کہیں شیخ الاسلام امام ہروی کی منازل السائرین کو رد کیا جاتا ہے، کہیں امام سہروردیؒ کی عوارف المعارف کو، کہیں حضرت ابو طالب مکی کی قوت القلوب پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں امام قشیری کے الرسالۃ پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں امام سلمی کی طبقات الصوفیۃ موضوع گفتگو ہے، کہیں ابو النصر السراج الطوسی کی کتاب اللمع موضوع بحث ہے تو کہیں شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کی الفتوحات المکیۃ اور الفصوص الحکم۔ اِن بنیادی کتبِ تصوف کو آج یہ کہہ کر پھینک دیا جاتا ہے کہ یہ صوفیاء کی باتیں ہیں، علم میں یہ کوئی سند نہیں، آپ ائمہ علم کی بات کریں؛ حالاں کہ ان امہات الکتب میں بیان شدہ اعلیٰ و ارفع مضامین اور حقائق اپنی جگہ ہیں لیکن ان میں بیان شدہ روایات و احادیث بھی اسی قدر ثقہ اور مستند ہیں جس قدر محدثین کی کتب میں احادیث مبارکہ کو مستند سمجھا جاتا ہے۔

ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ کتب محض رطب و یابس پر مشتمل کوئی افسانہ یا من گھڑت قصوں، کہانیوں کی کتابیں نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کتب ہیں جن میں تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کے لئے ان اکابر ائمہ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ آقاے دوجہاں ﷺ کے ارشادات گرامی سے بھر پور رہنمائی حاصل کی ہے اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حتی کہ یہ کتب جلیل القدر ائمہ حدیث نے خود پڑھیں اور آگے ان کی اجازات دیں۔ ان ائمہ میں ایک نمایاں نام حافظ ابن حجر عسقلانی کا ہے۔ یہ وہ نام ہے کہ عرب و عجم میں شرق تا غرب کوئی عالم دین یا کوئی ماہر علوم حدیث ان کی بات کو ردّ نہیں کر سکتا۔ ان کی ثقاہت کو ہٹا دیں تو صحیح بخاری کو کوئی نہیں پڑھ سکتا۔

Marfat.com

ان کی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری عرب یونی ورسٹیوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دنیا سوائے محدث اور شارحِ بخاری کے کسی اور حوالے سے جانتی ہے نہ پہچانتی ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ یہ بہت بڑے محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے۔ انہوں نے ۱۰۶ کتابیں صرف وہ پڑھیں جو تصوف سے متعلق ہیں، ان کی متصل اجازات لیں اور ان کی متصل اسانید کو اپنے ثبت میں درج کیا ہے، جو ان کتب کے مؤلف اولیاء اور صوفیاء تک پہنچتی ہیں، مثلاً امام سلمی کی طبقات الصوفية اور الأربعين، امام ابو القاسم القشیر ی کی کتاب الرسالة کو انہوں نے سبقاً پڑھا اور اجازت لی اور آگے اجازت دی۔ راقم نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے ثبت المعجم المفهرس - جو تجريد أسانيد الكتب المشهورة والأجزاء المنثورة کے نام سے بھی معروف ہے - سے ائمہ تصوف اور عرفاء کی ایک سو چھ (۱۰۶) کتب تک کی اسانید اور اجازات کو اپنی الگ کتاب اَلْمُنْتَقٰى لِأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِيِّ إِلٰى أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِيِّ میں إفادۂ خاص و عام کے جمع کر دیا ہے۔

اُمید ہے کہ اس سے منکرینِ تصوف کی دنیا میں ایک قیامت برپا ہو جائے گی کہ وہ امام عسقلانی کو فقط ایک ایسا عظیم محدث سمجھتے تھے جس کا تصوف اور روحانیت سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوگا مگر وہ تو خود اتنے بڑے صوفی ثابت ہوئے۔ اس ایک مثال سے یہاں ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ امتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ائمہ علم حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبہ کے ائمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء کا منکر نہیں رہا۔ ہر امامِ حدیث و فقہ أکابر صوفیاء میں سے کسی نہ کسی کا شاگرد ہے۔ اِسی حقیقت کو زیرِ نظر کتاب میں زیرِ بحث لایا جا رہا ہے۔

Marfat.com

﴿الْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيمِ الْقُشَيْرِيُّ رضي الله عنه﴾

(٣٧٥-٤٦٥هـ)

(صاحب الرسالة القشيرية)

Marfat.com

تعارف

امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک بن طلحہ بن محمد القشیری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے کبار ائمہ حدیث و تصوف میں ہوتا ہے۔ آپ، تفسیر، فقہ، اُصول، عقیدہ، ادب اور شعر و کتابت کے بھی امام تھے۔

آپ کی پیدائش نیشاپور کے ایک گاؤں استواء میں ماہ ربیع الاوّل ۳۷۵ھ میں ہوئی۔ آپ کا آبائی تعلق عرب کے ایک قبیلہ قشیر بن کعب سے تھا۔ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کے والدِ گرامی کا انتقال ہو گیا اور آپ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ ۱۶ ربیع الثانی ۴۶۵ھ میں بمقام نیشاپور تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کو اپنے شیخ ابو علی دقاقؒ کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا۔[1]

امام ابو القاسم القشیری کا شمار اکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ ان علماء و مشائخ میں سے ہیں جو نہ صرف یہ کہ خود زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور تزکیہ و تصفیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے بلکہ اُنہوں نے مخلوقِ خدا کی رہنمائی کے لئے سلوک و تصوف پر باقاعدہ کتب بھی لکھیں۔

آپؒ کے شیوخ

امام قشیریؒ نے اپنے وقت کے کبار ائمہ حدیث سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام ابو بکر بیہقیؒ (صاحب السنن) آپ کے ہم جماعت تھے اور اِن کے ساتھ درسِ حدیث اور

---

(۱) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۷، ۲۲۸

Marfat.com

شیوخ سے احادیث کی روایت حاصل کرنے میں شامل ہوتے تھے۔ آپ کے شیوخ درج ذیل ہیں:

۱. الإمام أبو نعیم عبد الملک بن الحسن الإسفراييني (م ۴۰۰ھ)

آپ نے حدیث کے معروف امام، امام ابوعوانہ سے اکتسابِ فیض کیا ہے۔

۲. الإمام أبو علي الحسن بن علي الدّقاق (م ۴۰۵ھ)

آپ نے ابو القاسم ابراہیم بن محمد نصرآباذی نیشاپوری سے علم حدیث حاصل کیا جو امام ابوبکر شبلی، امام ابوعلی روذباری اور امام مرتعش کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ حدیث میں ثقہ تھے جیسا کہ تاریخ بغداد، شذرات الذهب، سير أعلام النبلاء، اللباب، طبقات الشعراني اور النجوم الزاهرة میں بیان کیا گیا ہے۔

۳. الإمام أبو بكر محمّد بن الحسن بن فورک الأصبهاني (م ۴۰۶ھ)

آپ تقریباً ایک سو کتب کے مصنف تھے۔ امام ذہبی نے لکھا ہے کہ ان کا مزار حیرہ (نیشاپور) میں مستجاب الدعوات ہے۔[1] اِن سے امام بیہقی نے السنن الكبرى میں بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۴. الإمام أبو سعد عبد الملک بن أبي عثمان محمّد بن إبراهيم الخرکوشي النيسابوري (م ۴۰۷ھ) (صاحب شرف المصطفی ﷺ)

آپ کا شمار امام قشیریؒ کے مشہور ترین شیوخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے مکہ مکرمہ، بغداد اور دمشق کا سفر کیا۔ بڑے بڑے ائمہ کرام سے اکتسابِ فیض کیا، آپ نے خطابت اور تصنیف و تالیف میں بڑا نام پیدا کیا۔ امام حاکم (جو عمر میں آپ سے بڑے تھے)، حسن بن محمد الخلال، ابو القاسم التنوخی اور ابو بکر البیہقی بھی آپ کے شاگردوں میں تھے۔ آپ

(۱) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ۱۷: ۲۱۵

Marfat.com

اپنے وقت کے بہت بڑے عالم، زاہد اور نہایت صالح شخص تھے۔ (۱)

۵. الإمام عبد الله بن يوسف بن أحمد الأصبهانی (م ٤٠٩ھ)

یہ ثقہ محدثین میں سے تھے۔ امام بیہقیؒ نے ان سے کثرت سے روایات لی ہیں۔ اس کو علامہ ذہبی نے تذکرة الحفاظ میں بیان کیا ہے۔ اِسی طرح شذرات الذهب اور العبر وغیرہ کتب اسماء الرجال میں آپ کے تفصیلی احوال بیان کیے گئے ہے۔ (۲)

٦. الإمام أبو عبد الرّحمن محمّد بن الحسين السُّلَمی (م ٤١٢ھ)

یہ اپنے وقت کے جلیل القدر امام تھے، آپ حافظِ حدیث، ثقہ، اور عظیم المرتبت ہستی تھے۔ اِن سے امام بیہقی اور کبار محدثین نے روایت کیا ہے۔

۷. الإمام أبو سعد احمد بن احمد المالينی الهروی (م ۴۱۲ھ)

اِن سے امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں ۳۴۸ احادیث روایت کی ہیں۔ امام حافظ ابوبکر بن احمد بن علی خطیب بغدادی نے بغداد میں منصور مسجد کے پاس رباط الصّوفيّة میں ان سے سماع کیا اور اپنی کتاب تاریخ بغداد میں ۵۴ مقامات پر ان سے روایت کیا ہے۔

۸. الإمام أبو الحسن علی بن أحمد بن عبدان الأهوازی الشّيرازی (م ٤١٥ھ)

یہ بہت بڑے محدث، صدوق، مشہور اور ثقہ تھے۔ یہ امام بیہقی اور ان جیسے دیگر محدثین کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔

---

(۱) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۱۳: ۱۵۸، ۱۵۹

(۲) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۱۷: ۲۳۹

Marfat.com

٩. الإمام أحمد بن الحسن بن أحمد بن محمّد الحرشي الحيرى النّيسابورى (م ٤٢١ھ)

ان سے امام حاکم نیشاپوری ''صاحب المستدرک''، امام ابومحمد الجُوَینی اور خطیب بغدادی و دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

١٠. الإمام حمزة بن يوسف السّهمي الجرجاني (م ٤٢٧/٤٢٨ھ)

آپ صحابیٔ رسول حضرت ہشام بن العاص بن وائل ﷺ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے اپنے وقت کے کبار ائمہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام قشیری کے علاوہ امام بیہقی کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔

١١. الإمام أبو منصور عبد القاهر بن طاهر التّيمي البغدادى (م ٤٢٩ھ)

آپ جامع العلوم والفنون اور عظیم محدث تھے۔ [(١)]

١٢. الإمام أبو الحسين محمّد بن الحسين القطان البغدادى

اِن سے امام بیہقی، خطیب بغدادی، ہبۃ اللہ لالکائی اور ان جیسے دیگر کبار محدثین نے روایت کیا ہے۔

١٣. الإمام الحافظ أحمد بن محمّد بن إبراهيم المهرجاني الأصبهاني

یہ حافظ حدیث اور صاحبِ ثبت تھے ان سے امام بیہقی، خطیب بغدادی، سعید بقال اور دیگر جلیل القدر ائمہ نے روایت کیا ہے۔

١٤. الإمام الحافظ أبو الحسين عبد الغافر بن محمّد عبد الغافر الفارسى النّيسابورى (م ٤٤٨ھ)

---

(١) سبکی، طبقات الشافعية الكبرى، ٥: ٨٦

Marfat.com

یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام قشیری کے اجل اور عظیم المرتبت شیوخ میں سے امام ابوالحسین عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر فارسی نیشاپوری ہیں۔ انہوں نے امام الجلودی سے سماع کیا جو کہ شرق تا غرب صحیح مسلم کے ثقہ، مشہور اور معتمد ترین راوی ہیں۔ اِن کی ثقاہت اور جلالت علمی کے حوالے سے امام نووی نے ''مقدمہ شرح صحیح مسلم'' میں بیان کیا کہ انہوں نے ۳۶۵ھ میں امام الجلودی سے صحیح مسلم کا سماع کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ امام الجلودی کی وفات کے بعد ''صحیح مسلم'' کا سماع ختم ہوگیا ہے، ان کے بعد جو بھی امام ابراہیم بن محمد بن سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ ثقہ نہیں ہیں۔ رہی بات ابراہیم بن محمد بن سفیان کے شیخ کی تو وہ خود امام مسلم ہیں۔

۱۵. الإمام أبو اسحاق إبراهيم بن محمّد بن إبراهيم الأصولى الإسفرايينى (م ۴۱۸ھ)

۱۶. الإمام أبو حاتم سهل بن محمّد بن عثمان الجشمى البصرى السِّجستانى

۱۷. الإمام أبو الحسن عبد الرّحمن بن إبراهيم بن محمّد بن يحيى المزكّى (م ۳۹۷ھ)

۱۸. الإمام أبو بكر محمّد بن أحمد بن عبدوس الحيرى العدل المزكّى (م ۳۹۶ھ)

۱۹. الإمام أبو سعيد محمّد بن إبراهيم الإسماعيلى

۲۰. الإمام أبو عبد الله محمّد بن عبد الله بن باكويه الشّيرازى (م ۴۲۸ھ)

۲۱. الإمام أبو القاسم الصّيرفى النّيسابورى (م ۴۲۱ھ)

۲۲. الإمام أبو العبّاس القصّار الطّبرى

Marfat.com

٢٣. الإمام أحمد الأسود الدّينورى

٢٤. الإمام أبو سهل الخشّاب الكبير

٢٥. الإمام منصور بن خلف المغربى (م ٤٦٢هـ)

٢٦. الإمام أبو طاهر المغربى الخوزندى

٢٧. الإمام أبو الحسين أحمد بن محمّد الخفّاف صاحب أبى العباس الثّقفي (م ٣٩٥هـ)(١)

آپؒ کے تلامذہ

١-٥. امام قشیریؒ کے تلامذہ میں سے آپ کے صاحبزادگان امام عبد اللہ، امام عبد الواحد، امام ابو نصر عبد الرّحیم اور امام عبد المُنعِم بھی شامل ہیں۔ آپ کے پوتے امام ابو الاسعد ہبۃ الرّحمٰن نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔

٦. فقیہ حرم امام ابو عبد اللہ محمّد بن الفضل الفراوی نیشاپوری (م ٥٣٠ھ) نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔ یہ ابو منصور بن عبد المنعم الفراوی نیشاپوری کے دادا ہیں اور امام منصور بن عبد المنعم الفراوی، امام نووی کے دادا استاد ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ امام نوویؒ اور امام قشیریؒ کے درمیان تین واسطے ہیں اور امام قشیریؒ اور امام مسلمؒ کے درمیان بھی تین واسطے ہیں۔ پس امام الفراوی (امام ابو القاسم القشیری کے شاگرد) صحیح مسلم کی روایت میں منفرد ہیں۔

٧. امام نوویؒ نے فرمایا کہ حافظ ابن عساکرؒ ان کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں

---

(١) ١۔ ذهبى، سير أعلام النبلاء، ١٢: ٥٠٦، ٥٠٧

٢۔ تاج الدين السبكى، طبقات الشافعية الكبرى، ٥: ١٥٣

Marfat.com

اور امام ابن عساکر نے فرمایا: حصول علم کے لئے میں نے دوسرا سفر امام محمد الفراوی (شاگرد امام قشیری) کی طرف کیا کیونکہ علوِ اسناد، وفورِ علم، صحتِ اعتقاد، حسن خلق، اور طلبہ پر نظرِ شفقت میں اُس وقت اُن کا کوئی ثانی نہ تھا۔ میں ایک سال تک اُن کی صحبت میں رہا اور میں نے اُن کی سنی ہوئی مرویات سے بہت سے فوائد حاصل کیے اور میں اُن کے مرض وصال میں بھی اُنہیں احادیث سناتا تھا اور وہ سماعت فرماتے تھے۔[1]

امام حافظ ابوعمرو بن صلاح شہرزوری، ''صاحب مقدمہ ابن الصلاح'' فرماتے ہیں کہ امام محمد الفراوی کی علم المذاہب میں ایک کتاب تھی، جس سے میں نے بعض ایسے فوائد کا انتخاب کیا کہ جنہیں میں نے عجیب وغریب پایا۔ امام نوویؒ نے بھی اسے مقدمہ میں نقل کیا ہے۔ آپ سے ائمہ اور حفاظ نے سماع کیا اور مختلف ممالک سے طلبہ آپ کی طرف کشاں کشاں آئے اور آپ سے روایت دور ونزدیک کے بلاد میں پھیل گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کے بارے میں کہا: فراوی کے ہزار راوی ہیں۔ پس وہ راوی جنہوں نے صحیح مسلم کو مولف تک متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے، قریب تھا کہ روایت تمام ممالک اور ازمنہ میں انہی تک محدود ہو جائے، یہاں تک کہ متاخرین سے بھی ہر راوی جس نے امام مسلم کی ''جامع الصحیح'' کو روایت کیا ہے کا شمار بھی اُنہی میں ہوتا ہے۔

۸. الإمام عبد الوهّاب بن شاه الشّاذياخيّ (م ٥٣٥ھ)

یہ امام قشیری کے مشہور شاگرد ہیں۔ اِن سے امام سمعانی، امام ابن عساکر، منصور فراوی اور دیگر اجل محدثین نے حدیث روایت کی ہے۔

۹. الإمام وجيه الشّحّاميّ (م ٥٤١ھ)

امام قشیریؒ کے اِس عظیم شاگرد کا شمار بھی اپنے وقت کے اجل ائمہ کرام میں ہوتا

(۱) نووی، مقدمة شرح صحيح مسلم

Marfat.com

ہے۔ بڑے بڑے اجل علماء نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ جیسے امام ابن عساکر، امام سمعانی، منصور الفراوی وغیرہ۔ علاوہ ازیں ان کا شمار اپنے وقت کے چوٹی کے اصفیاء، اتقیاء اور اہلِ خیر ہستیوں میں ہوتا ہے۔[1]

۱۰. الإمام أبو محمّد عبد الجبّار بن محمّد بن أحمد الخُواری البیهقی (م ۵۳۶ھ)

یہ بھی امام قشیری کے مشہور شاگرد ہیں ان سے امام ابو القاسم ابنِ عساکر الدمشقی، امام ابو الحسن المرادی، امام سمعانی، منصور بن عبد المنعم الفراوی، حافظ احمد بن محمد الشوکانی اور دیگر محدّثین نے حدیث روایت کی ہے۔[2]

۱۱. الإمام زاهر الشّحّاميّ (م ۵۳۳ھ)

۱۲. الإمام عبد الرّحمن بن عبد الله البَحِیریّ (م ۵۴۰ھ)

۱۳. الإمام القاضی أبو عبد الله الحسین بن أحمد بن علي ابن فُطیمة الخسرو جردی الشافعی (۵۳۶ھ)[3]

اِمام قشیریؒ کے جید رُفقاء ومصاحبین

بہت سے اجل ائمہ حدیث وتصوف امام قشیریؒ کے رفقاء ومصاحبین میں شامل ہیں، جن میں دو مشہور نام یہ ہیں:

۱. الإمام أبو بكر أحمد بن الحسین البیهقيؒ (صاحب السنن الکبری

(۱) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۴: ۵۶۹، ۵۷۰

(۲) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۴: ۵۴۵

(۳) ۱۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۴: ۵۳۹

۲۔ تاج الدین السبکی، طبقات الشافعیة الکبری، ۵: ۱۵۴

Marfat.com

وشعب الإيمان)

٢. الإمام أبو محمّد عبد الله بن يوسف الجويني

امام قشیریؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء

١. امام عبد الغافرؒ، امام قشیریؒ کے متعلق فرماتے ہیں: امام قشیریؒ اپنے زمانے کے امامِ مطلق، فقیہ، متکلّم، اصولی، مفسّر، ادیب، نحوی، کاتب، شاعر اور سردار تھے۔ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا راز تھے، مدارِ حقیقت، عین سعادت و قطب سیادت تھے۔ اُنہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا۔ آپ تصوف میں اشاعرہ اور فقہ میں مذہبِ شافعی کے بہت بڑے عالم تھے۔ (١)

٢. قاضی ابن خلّکانؒ نے فرمایا: امام ابو القاسم فقہ، تفسیر، حدیث، اصول، ادب، شعر اور کتابت کی علامت تھے۔ اُنہوں نے ''التفسیر الکبیر'' لکھی جو کہ تمام تفاسیر میں سے بہترین تفسیر ہے۔ اِسی طرح انہوں نے صوفیاء کے احوال پر ''الرّسالۃ'' کے نام سے بھی کتاب تحریر کی (جو کتب تصوف میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے)۔ اُنہوں نے امام ابو محمد الجوینی اور حافظ ابو بکر البیہقی کی معیت میں حج کی سعادت حاصل کی اور بغداد اور حجاز میں حدیث کا سماع کیا۔ (٢)

٣. امام ابو بکر خطیب بغدادیؒ نے بیان کیا ہے کہ آپ ہمارے پاس ۴۴۸ھ میں تشریف لائے اور بغداد میں احادیثِ مبارکہ کا درس دیا۔ ہم نے آپ سے احادیث

(١) ١۔ تقي الدين أبو إسحاق الصيرفيني، المنتخب من كتاب السياق لتاريخ نيسابور: ٣٦٥

٢۔ يافعي، مرآة الجنان، ٣: ٩٢

(٢) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ١٨: ٢٢٨

Marfat.com

لکھیں۔ آپ ثقہ تھے اور خوبصورت وعظ فرماتے تھے، نیز مذہبِ اشاعرہ کے اُصول اور مذہبِ شافعی کے فروع کے عالم تھے۔ (۱)

٤. امام ذہبیؒ نے آپ کے متعلق فرمایا: آپ بہت بڑے امام، زاہد، جلیل القدر صوفی، مفسر اور بہت بڑی جماعت کے استاد اور صوفیاء کے امام تھے۔ (۲)

آپؒ کی تصانیف

امام قشیریؒ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں۔ اُن میں سے چند مشہور کتب یہ ہیں:

١. الرّسالة القشيرية في علم التصوف
(اسے انہوں نے ۴۳۸ھ/۱۰۴۶ء میں تالیف فرمایا۔)

٢. لطائف الإشارات (تفسير القرآن)
یہ قرآن حکیم کی منتخب آیات کی صوفیانہ تفسیر ہے۔ جس کو امام قشیریؒ نے حقائق و معارف کے طریق پر لکھا ہے۔ اِس کا اُسلوب امام سلمیؒ کی تفسیر کے اُسلوب کے قریب ترین ہے۔

٣. الفتوىٰ (اسے امام سبکیؒ نے الطبقات میں بیان کیا ہے۔)

٤. حياة الأرواح والدّليل إلى طريق الصّلاح

٥. المعراج

٦. شكاية أهل السّنة بحكاية ما نالهم من المحنة
امام سبکی نے الطبقات الشافعیہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

---

(١) خطيب بغدادی، تاريخ بغداد، ١١: ٨٣

(٢) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٨: ٢٢٧

Marfat.com

۷. الفصول في الأصول

۸. اللُّمَع في الاعتقاد

۹. التّوحيد النّبوي

۱۰. التّيسير في علم التّفسير

یہ التفسیر الکبیر کے نام سے معروف ہے۔ امام قشیریؒ کی یہ پہلی تالیف تھی جو اُنہوں نے ۴۱۰ھ/۱۰۱۹ء میں مکمل کی۔ علامہ ابن خلکانؒ اور امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ یہ تفاسیر میں بہترین اور واضح ترین تفسیر ہے۔

۱۱. ترتيب السّلوک في طريق الله تعالى

۱۲. التحبير في التّذكير

۱۳. القصيدة الصّوفيّة

١٤. الأربعون في الحديث

اس میں امام قشیریؒ نے اپنے شیخ ابوعلی الدقاق سے چالیس متصل احادیث سند کے ساتھ درج کی ہیں۔

۱۵. شرح الأسماء الحسنى

۱٦. أحكام الشرع

۱۷. آداب الصوفية

۱۸. استفاضة المرادات

۱۹. بلغة المقاصد في التصوف

۲۰. الجواهر

۲۱. ديوان الشعر

Marfat.com

۲۲. الذکر والذاکر

۲۳. سیرة المشایخ

۲٤. عیون الأجوبة في أصول الأسئلة

۲٥. مجالس أبي علي الحسن الدقاق

۲٦. المناجاة

۲۷. منثور الخطاب في شهود الألباب

۲۸. ناسخ الحدیث ومنسوخه

۲۹. نحو القلوب الصغیر

۳۰. نحو القلوب الکبیر

۳۱. نکت أولي النهی

الإمام ابن حجر عسقلانی، القاضی زکریا بن محمد الانصاری، الإمام محمد بن اسماعیل الانماطی، الإمام ابن عساکر، الإمام محمد الفراوی، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی، الإمام جلال الدین السیوطی، الإمام قطب الدین القسطلانی، الإمام الشعرانی، شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، شیخ عبد الحق محدث دھلوی سمیت کئی ائمہ حدیث اور اجل علماء اسلام نے آپؒ کی اور دیگر ائمہ تصوف کی کئی کتب کو سبقاً پڑھا، سبتاً، سماعاً اور قراءتاً شیوخ سے اِن کی اجازت لی اور اپنی اسانید کے ساتھ اپنے اَثبات میں اِن کا ذکر کیا اور اپنے تلامذہ کو اِن کی اجازات عطا کیں۔ جن سے اِن کتب کی ثقاہت اور اِن ائمہ تصوف کی جلالتِ علمی کا پتہ چلتا ہے۔

امام قشیریؒ کی الرسالة القشیریة کی اجازت کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

Marfat.com

’’ہمیں ابو معالی عبد اللہ بن عمر بن علی الازھری نے براہِ راست اجازت دی، انہوں نے اس کی اجازت البدر محمد بن احمد بن خالد الفارقی سے سماعت کرتے ہوئے لی، (وہ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن مرتضی بن عفیف نے پوری کتاب کی سماعاً اجازت دی اور محمد بن اسماعیل بن انماطی نے کتاب کے آغاز سے ’’باب الورع‘‘ تک سماعاً اور باقی کتاب کی اجازتاً زینب بنت عبد الرحمٰن الشعریہ کی اجازت کے ساتھ، اور ان دونوں نے ابو الفتوح عبد الوہاب الشاذیاخی سے سماع کے ساتھ اور انہوں نے امام ابو القاسم عبد الکریم بن ھوازن القشیری نیساپوری سے براہ راست سماع کر کے اجازت لی۔‘‘(۱)

الرسالة القشیریة کا مختصر تعارف

امام قشیریؒ نے مختلف علوم وفنون پر ۳۰ سے زائد علمی یادگاریں چھوڑیں ہیں۔ ان کا پسندیدہ موضوع تصوف تھا۔ علم تصوف پر ان کی کتاب الرسالة القشیریة اس فن کی بہترین اور مقبول ترین کتاب ہے۔ یہ کتاب اپنے مشتملات کے اعتبار سے نہایت اہم ہے۔

(۱) ابن حجر العسقلانی، المعجم المفهرس: ۱۸۵، الرقم: ۷٦۰

☆ امام قشیریؒ کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لئے دیکھیں: سير أعلام النّبلاء، ۱۸: ۲۲۷، وتاريخ بغداد، ۱۱: ۸۳، والمنتظم، ۱٦: ۱٤۸، وطبقات الشّافعيّة للسّبكي، ٥: ۱٥۳، وطبقات الإسنوي، ۲: ۳۱۳، وطبقات الأولياء: ۲٥۷، وطبقات ابن قاضي شهبة، ۱: ۲۷۳، ووفيات الأعيان، ۳: ۲۰٥، والأنساب، ٤: ٥۰۳، وتاريخ الإسلام حوادث: ٤٦۱۔٤۷۰ والصفحة: ۱۷۰، والنّجوم الزّاهرة، ٥: ۹۱، وإنباه الرّواة، ۲: ۱۹۳، وطبقات المفسّرين للداودي، ۱: ۲۳۸، والبداية والنهاية، ۱۲: ۱۰۷، ودمية القصر، ۲: ۹۹۳، والشّذرات، ٤: ٦، والتّدوين في أخبار قزوين، ۳: ۲۷۳۔

Marfat.com

فنی اعتبار سے اس کا شمار تصوف کی اہم ابتدائی کتب میں ہوتا ہے جن میں حضرت علی ہجویری کی کشف المحجوب، امام سلمی کی الطبقات الصوفية، امام ابو طالب مکی کی قوت القلوب، امام کلا بازی کی التعرف، امام ہروی کی منازل السائرین، امام ابونعیم کی حلية الاولياء اور امام غزالی کی إحياء علوم الدين جیسی کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کتاب کا پورا نام الرسالة القشيرية في علم التصوف ہے۔ متاخرین نے اکثر صرف الرسالة کے نام سے ذکر کیا ہے۔ سال تصنیف ۴۳۷ھ ہے جس کی تصریح امام قشیریؒ نے خود دیباچہ میں کی ہے۔ صدیوں سے یہ کتاب اربابِ تصوف کے لیے بہترین مرشد کا کام دیتی چلی آئی ہے۔ امام قشیریؒ کے نزدیک تصوف کی حقیقت کیا ہے، اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ الرسالة القشيرية کے مضامین و مطالب کا تجزیہ کیا جائے۔ یہ کتاب علم تصوف کے ان تمام مضامین و مباحث کی جامع ہے، جو پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر تک ظہور پذیر ہو چکے تھے۔ یہ کتاب اپنے مواد اور تصور کے اعتبار سے منفرد ہے۔

آغاز میں امام قشیریؒ نے اس کتاب کے اغراض و مقاصد لکھے ہیں۔ جس میں اہم مقصد یہ ہے کہ تصوف کو بدعات اور خرافات سے پاک کر کے اس کو صحیح صورت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ سبب تالیف بیان کرتے ہوئے امام قشیریؒ رقمطراز ہیں:

> **إعلموا، رحمكم الله، أن المحققين من هذه الطائفة إنقرض أكثرهم، ولم يبق في زماننا هذا من هذه الطائفة إلّا أثرهم، ...... حصلت الفترة في هذه الطريقة، لابل إندرست الطريقة بالحقيقة مضى الشيوخ الذين كانوا بهم اهتداء، وقل الشباب الذين كان لهم بسيرتهم وسنتهم إقتداءً، وزال الورع وطوى بساطه، واشتد الطمع وقوى رباطه. وارتحل عن القلوب حرمة الشريعة، فعدوا قلة المبالاة بالدين أوثق ذريعة ورفضوا التمييز بين الحلال**

Marfat.com

والحرام. ودانو ابترک الاحترام، وطرح الاحتشام، واستخفوا باداء العباداة واستهانوا بالصوم والصلوٰة، وركضو في ميدان الغفلات وركنوا الى اتباع الشهوات وقلة المبالاة تبعاطي المحظورات، والارتفاق بما يأخذونه من السوقة، والنسوان، وأصحاب السلطان، فعلقت هذه الرّسالة إليكم أكرمكم الله. (۱)

''اس طبقہ کے جو محققین تھے ان میں سے اکثر اٹھ گئے۔ اور ہمارے زمانہ میں ان لوگوں کی بس یاد ہی باقی رہ گئی۔ اصل طریقہ گویا مفقود ہو ہی ہوگیا ہے۔ اور حقیقت کے میدان میں سناٹا چھا گیا ہے۔ وہ شیوخ رخصت ہو گئے جو راہ دکھلاتے تھے اور وہ جوان بھی باقی نہ رہے جن کی سیرت اختیار کی جائے۔ زہد و تقویٰ کی بساط ہی الٹ گئی اور حرص و طمع کا دور دورہ آ گیا۔ شریعت کا احترام تک دلوں سے مٹ گیا۔ اور دین کی طرف سے بے پروائی اور آسان ہوگئی، احکام کی عظمت نہ رہی اور عبادات کی ادائیگی میں سستی برتی جانے لگی، صوم صلاۃ کی بے وقعتی دلوں میں سما گئی، لوگ غفلت کے میدان میں کود پڑے اور خواہشات کی اتباع کے درپے ہوگئے اور ممنوعاتِ دین اختیار کرنے میں احتیاط کا دامن تنگ ہوگیا۔ عوام، خواتین اور شاہی لوگوں سے انتفاع بڑھ گیا۔ ان حالات میں میں نے یہ رسالہ آپ لوگوں کی خدمت میں لکھنے کا ارادہ کیا۔''

امام قشیریؒ وجہ تصنیف بیان کرنے کے بعد کتاب کے مندرجات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ذكرت فيها بعض سير شيوخ هذه الطريقة في آدابهم وأخلاقهم ومعاملاتهم وعقائدهم بقلوبهم وما أشار وإليه من مواجيدهم

(۱) الرسالة القشيرية: ١٦

Marfat.com

وكيفية ترقيهم من بدايتهم إلى نهايتهم لتكون المويدي هذه الطريقة قوة ومنكم لي بتصحيحها شهادة.[1]

''اس میں میں نے شیوخ طریقت کی سیرتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن سے ان کے آداب و اخلاق، معاملات وعقائد پر روشنی پڑے گی۔ اور ان کے وجد و حال اور ان کی ابتداء تا انتہاء کیفیاتِ ترقی کی جانب اشارے ہیں۔ تاکہ ان کے مطالعہ سے طریقت کے طالبین و سالکین کو قوت حاصل ہو اور میرے لئے آپ کی طرف سے اِس کی تصحیح کی سند ہو۔''

امام قشیریؒ کے نزدیک تصوف کی بنیاد توحید پر قائم ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے کتاب کے آغاز میں زیادہ زور توحید پر دیا ہے۔ اہمیت توحید کو اجاگر کرنے کے لئے امام قشیریؒ نے صوفیاء کرام کے نزدیک توحید کے معانی و مطالب بیان کئے ہیں اور بہت سے صوفیاء کے اقوال پیش کئے ہیں۔

اِس کے بعد ایک مکمل باب ہے جس میں تراسی (۸۳) اکابر صوفیاء کرام کا تذکرہ ہے جس کا آغاز حضرت ابراہیم بن ادہمؒ (م ۱۶۱ھ/ ۷۷۷ء) اور اختتام حضرت احمد بن روذباری (م ۳۶۹ھ/ ۹۷۹ء) پر ہوا ہے۔ اس باب میں انہوں نے مشائخ کے حالات اور اقوال کو منفرد انداز میں بیان کیا ہے۔ اس اہم کتاب میں جن بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا شمار ملک اور زمانہ کے کامل اور مسلم اولیاء اللہ میں ہوتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم ادہمؒ، حضرت فضیل عیاضؒ، حضرت ذوالنون مصریؒ، حضرت معروف کرخیؒ، حضرت سہل تستریؒ، حضرت سری سقطیؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت یحییٰ بن معاذ الرازیؒ، حضرت شقیق بلخیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ وغیرہم کے اقوال اور اعمال دونوں سے یہ واضح کیا ہے کہ اُن کی نظر میں اتباع شریعت کی کتنی اہمیت تھی۔

---

(۱) الرسالة القشيرية: ۱۸

Marfat.com

اِسی طرح ایک باب قائم کر کے اِس میں تصوف کی اصطلاحات بالخصوص احوال اور وہ مسائل جو نفس، قلب اور روح سے متعلق ہیں، کی تشریح و توضیح کی ہے۔

اس کے بعد مسلسل کئی ابواب ہیں جن میں اُن مقامات و درجاتِ سلوک کا ذکر ہے جن کے ذریعے وہ سلوک و تصوف کی منازل طے کرتا ہے۔ ان ابواب کی ابتدا توبہ کے بیان سے کی ہے۔ اس کے بعد احوال، مقامات و مسائل تصوف سے متعلق جتنے اہم عنوانات ہو سکتے ہیں۔ سب پر الگ الگ ایک باب باندھا ہے اور اس پر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور اقوالِ اَسلاف کی روشنی میں گفتگو کی ہے۔ ان ابواب کی تعداد تقریباً پچاس ہے۔ چند عنوانات ملاحظہ ہوں:

باب التوبة. باب المجاهدة. باب التقوى. باب الورع. باب الزهد. باب الحزن. باب الجوع وترک الشهوة. باب مخالفة النفس وذكر عيوبها. باب الحسد. باب القناعة. باب الذكر. باب الجود والسخا. باب الغيرة. باب الصحبة. باب السماع.

یہ تمام باب، اختصار کے باوجود جامعیت کا وصف رکھتے ہیں۔ امام قشیریؒ کے نزدیک سلوک کا اصل ماخذ قرآن مجید ہے بطور دلیل وہ باب کا آغاز آیت کریمہ سے کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام قشیریؒ کو قرآن مجید سے استنباط نکات میں ملکہ حاصل تھا۔ آیاتِ قرآنی کے بعد اگلا درجہ احادیث نبوی کو دیا ہے۔ لہٰذا اگر کسی باب سے متعلق کوئی صریح و واضح آیت قرآنی نہ مل سکی۔ اسے حدیث سے شروع کیا ہے اور یوں عملاً بھی یہ ثابت کر دیا کہ تصوف اسلامی کے ماخذوں میں قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ حدیثِ رسول ﷺ کا ہے۔

اِس کے بعد ایک باب کراماتِ اولیاء کے عنوان سے ہے، جس میں ولی کا معنی و مفہوم، کرامت کے امکان و وقوع اور شرائطِ وقوع پر بحث کی ہے۔

Marfat.com

پھر ایک مستقل باب آدابِ صوفیاء پر مشتمل ہے، اس میں راہ طریقت کی آفتوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور ان سے بچنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔

آخر میں امام قشیریؒ نے راہ سلوک پر چلنے والوں کو اہم نصائح کیے ہیں۔ امام قشیریؒ کا طرز بیان اگرچہ علمی ہے، لیکن لطف زبان اور حسن بیان کو بھی انہوں نے برقرار رکھا ہے۔ اِس باب کو کتاب کا خلاصہ یا نچوڑ اور مکتبِ تصوف کا دستور العمل کہا جا سکتا ہے۔ اُن کا اُسلوبِ بیان دل نشین اور منفرد ہے:

سب سے پہلے وہ زیر بحث مسئلہ کے اثبات کے لیے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کے بعد مستند راویوں کے واسطے سے احادیث و اقوال نقل کرتے ہیں۔

امام قشیریؒ کا شمار راسخ العقیدہ اکابر صوفیاء میں ہوتا ہے لہٰذا انہوں نے اس کتاب میں باطل اور ملحدانہ نظریات کا سختی سے رد کیا ہے۔

امام قشیریؒ نے تصوف کے قواعد کی بنیاد توحید کے صحیح اصولوں پر رکھی ہے اور اپنے عقائد کو بدعتوں سے محفوظ رکھا ہے۔ ان قواعد کی پیروی کی ہے جن پر انہوں نے سلف صالحین اور اہل سنت کو پایا۔

امام قشیریؒ نے شرعی تصوف اور ملحدانہ تصوف کے درمیان واضح فرق کیا ہے۔ الرسالۃ القشیریۃ کی ایک انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ امام قشیریؒ نے محدثین کے طرز پر مکمل سند کے ساتھ احادیث نبوی ﷺ کو بیان کیا ہے۔ ان میں کئی مرفوع متصل روایات بھی ہیں۔ زیر نظر کتاب میں ان کی کتاب سے ایسی ہی چھہتر (۷۶) اَحادیث مبارکہ کو دیگر کتبِ احادیث سے تخریج کر کے مع سند دیا جا رہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ صوفیاء کرام روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ علم حدیث میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے۔

Marfat.com

یاد رہے کہ اِس کتاب میں، امام قشیریؒ کی کتاب الرسالة القشيرية سے صرف مرفوع متصل احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اِن مرفوع احادیث کے علاوہ دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں امام قشیریؒ نے مختلف موضوعات کے تحت اس کتاب میں شامل کی ہیں۔ چونکہ ہمارے پیش نظر صرف مرفوع متصل احادیث جمع کرنا تھا اِس لئے دیگر احادیث کو شامل نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں عامة الناس کی سہولت کے پیش نظر احادیث کو مختلف عنوانات کے تحت درج کر دیا ہے۔ بیشتر عنوانات وہی ہیں جو امام قشیریؒ نے قائم کیے ہیں جب کہ کچھ عنوانات موضوع کی مناسبت سے نئے بھی قائم کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

إِسْنَادِي

إِلَى

الْإِمَامِ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْقُشَيْرِيِّ رضي الله عنه

﴿امام ابو القاسم القشیری رضی اللہ عنہ تک مؤلف کی متصل اسانید﴾

Marfat.com

السّند الأوّل:

﴿طريق الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني﴾

أروي **عن** والدي الشيخ الدّكتور فريد الدّين القادري **عن** الشيخ محمّد المكّي بن محمّد الكتّاني **عن** الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني **عن** الإمام يوسُف بن إسماعيل النّبهاني **عن** الشيخ إبراهيم السّقا المصري **عن** الشيخ محمّد صالح البخاري **عن** الشيخ رفيع الدّين القندهاري **عن** الشريف الإدريسي **عن** الإمام عبد الله بن سالم البصري **عن** الشيخ أبي عبد الله محمّد بن علاء الدّين البابلي **عن** الشيخ أبي النّجا سالم بن محمّد السَنْهُوري **عن** الشيخ النّجم محمّد بن أحمد الغَيْطي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمّد الأنصاري **عن** الحافظ أبي نعيم رضوان بن محمّد بن يوسف العقبي **عن** الشيخ أبي طاهر محمّد بن

Marfat.com

محمّد بن عبد اللّطيف بن الكويك **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الإمام أبي المعالي عبد الله بن عمر بن علي الأزهري **عن** الإمام البدر محمّد بن أحمد بن خالد الفارقي **عن** الإمام محمّد بن مُرتضى بن العفيف والإمام محمّد بن إسماعيل بن الأنماطي **عن** الإمام أبي الفتوح عبد الوهّاب الشّاذْياخي **عن** الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري رضي الله عنه (صاحب الرّسالة).

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الإمام أبي هريرة ابن الذّهبي **عن** الإمام محمّد ابن أبي بكر بن النّحاس **عن** الإمام محمّد بن عبد الله بن أبي الفضل المُرْسي **عن** الإمام أبي رَوْح عبد المُعِزّ بن محمّد الهروي **عن** الإمام زاهر بن طاهر

Marfat.com

الشَّحّامي **عن** الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري ﷺ.

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني أيضًا **عن** الحافظ أبي الفضل بن الحسين والحافظ أبي الحسن الهيثمي كلاهما **عن** الإمام أبي محمّد عبد الله بن محمّد بن إبراهيم المقدسي العطّار **عن** الإمام الفخر علي بن أحمد بن عبد الواحد بن البخاري **عن** الإمام محمّد بن مَعْمَر بن الفاخر **عن** الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري ﷺ.

Marfat.com

السّند الثّاني:

﴿طريق الشيخ الأكبر محيي الدين ابن العربي﴾

أروي **عن** والدي الشّيخ الدّكتور فريد الدّين القادري **عن** الشّيخ محمّد المكّي الكتّاني الصّوفي **عن** والده الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني الصّوفي **عن** الشّيخ علي بن ظاهر الوَتري المدني الصّوفي **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن محمّد الأمير الكبير المصري الصّوفي **عن** الشّيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصّعيدي المصري الصّوفي **عن** الشيخ محمّد بن أحمد الشهير بابن عقيلة المكّي الصّوفي **عن** الشّيخ حسن بن علي العُجيمي الصّوفي **عن** الشّيخ أحمد بن محمّد القشاشي الصّوفي **عن** الشّيخ أحمد بن علي الشّناوي الصّوفي **عن** أبيه علي بن عبد القدّوس الشّناوي الصّوفي **عن** الشّيخ عبد الوهّاب الشّعراني

Marfat.com

الصّوفي **عن** الشّيخ زكرياء بن محمّد الفقيه الصّوفي **عن** العارف بالله محمّد بن زين الدّين المراغي العثماني الصّوفي **عن** الشّيخ شرف الدّين إسماعيل بن إبراهيم الجبرتي العقيلي الصّوفي **عن** المُسنِد أبي الحسن علي بن عمر الواني الصّوفي **عن** الشيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي الصّوفي **عن** الشّيخ أبي بكر محمّد بن عبد الله ابن العربي المَعَافِريّ الصّوفي **عن** الشيخ عبد الوهّاب بن علي المعروف بابن سُكَيْنة الصّوفي **عن** الشّيخ عبد المُنعِم بن عبد الكريم القُشيري الصّوفي **عن** أبيه **الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري** ﷺ.

Marfat.com

اَلأَحَادِيْثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوْعَة

مِنَ

الرِّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّة

﴿الرسالة القشیریة سے ماخوذ مرفوع متصل اَحادیث﴾

Marfat.com

اَلتَّوْحِيْدُ وَالْعُبُوْدِيَّةُ

﴿توحید اور عبادتِ الٰہی کا بیان﴾

١/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُوْرَكٍ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسِيْحُ بْنُ حَاتِمٍ الْعُكْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَبِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَاتِمٍ الْعَتَكِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صَدَقَةَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَا رَجُلٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيْدَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا مِتُّ فَاحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اسْحَقُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْا نِصْفِي فِي الْبَرِّ وَنِصْفِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رِيْحٍ. فَفَعَلُوْا...... فَقَالَ اللهُ ﷻ

١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التوحيد: ٤٥٤، الرقم: ٥٩

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/١٢٨٢، الرقم: ٣٢٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ٤/١١٢، الرقم: ٢٠٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣، الرقم: ١١١١١ـ

Marfat.com

لِلرِّيحِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَکَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: اسْتِحْيَاءً مِنْکَ، فَغَفَرَ لَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی نیکی نہ کی تھی، (وقتِ نزاع) اُس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری خاک کو پیس دینا اور جس دن تیز ہوا چل رہی ہو اُس دن اُس کا آدھا حصہ خشکی میں اُڑا دینا اور آدھا سمندر میں بہا دینا۔ اُس کے گھر والوں نے اُس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے، پیش کرو۔ چنانچہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے دریافت فرمایا: تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا؟ اُس نے عرض کیا: (مولا!) تجھ سے شرم کی وجہ سے، اِس پر اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔''

٢/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب العبودية: ٣١٤، الرقم: ٣٢
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ٢/٧١٥، الرقم: ١٠٣١، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٨، الرقم: ٢٣٩١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ٨/٢٢٢، الرقم: ٥٣٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٣٢، الرقم: ٧٣٣٨، ومالك في الموطأ، ٢/٩٥٢، الرقم: ١٧٠٩۔

Marfat.com

أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُوْدَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس دن جب کہ اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا۔ (وہ سات آدمی یہ ہیں): (۱) عادل حکمران، (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پرورش پائی۔ (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد مسجد کی طرف لگا رہتا ہو، یہاں تک کہ وہ مسجد میں واپس لوٹ آئے۔ (۴) وہ دو شخص، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اِسی پر وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور اِسی پر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔ (۶) وہ شخص جسے حسن و جمال والی عورت دعوتِ گناہ دے، مگر وہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) اور وہ شخص جو اِس قدر خفیہ خیرات کرے کہ اُس کے بائیں

Marfat.com

ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔‘‘

٣/٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبُصَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَخْيَرِ مَعَايِشِ النَّاسِ كُلِّهِمْ رَجُلًا آخِذًا بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، إِنْ سَمِعَ فَزْعَةً أَوْ هَيْعَةً كَانَ عَلَى مَتْنِ فَرَسِهِ يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ فِي مَظَانِّهِ أَوْ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَافِ أَوْ فِي بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے بہتر زندگی اُس شخص کی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ

٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الخلوة والعزلة: ١٨٢، الرقم: ٤

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ١٥٠٣/٣، الرقم: ١٨٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب العزلة، ١٣١٦/٢، الرقم: ٣٩٧٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٥٧/٥، الرقم: ٨٨٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٥٩/٩، الرقم: ١٨٢٦٢، وأبو عوانة في المسند، ٤٧٤/٤۔

Marfat.com

پکڑے ہوئے ہو اور جونہی اُسے کوئی کھٹکھٹاہٹ یا آہٹ سنائی دے، وہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو جائے اور اُن جگہوں میں جائے جہاں موت، یا قتل کا خدشہ ہو، یا بہترین شخص وہ ہے، جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، یا کسی وادی میں رہتا ہو اور وہاں نماز ادا کرتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو، اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہے، وہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بھلائی ہی پر ہے۔‘‘

٤/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الإرادة: ٣٢٠، الرقم: ٣٣
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء أن الله كتب كتابا لأهل الجنة وأهل النار، ٤/ ٤٥٠، الرقم: ٢١٤٢ (وقال: هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ)، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٥٣، الرقم: ٣٤١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/ ٤٩٠، الرقم: ١٢٥٧ (وقال: هذا حديثٌ صحيحٌ)، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/ ٢٩٥، الرقم: ١٩٣٨، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٣٠٧، الرقم: ٨١٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١٢٦، الرقم: ٥٠٨٦۔

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کو (نیک) عمل پر لگا دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کس طرح اُس سے عمل کراتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے موت سے پہلے اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔''

Marfat.com

اَلْمَعْرِفَةُ بِاللهِ

﴿معرفتِ الٰہی کا بیان﴾

٥/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَدْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَشْرَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عِيسَى الشَّجَرِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ دِعَامَةَ الْبَيْتِ أَسَاسُهُ، وَدِعَامَةَ الدِّيْنِ اَلْمَعْرِفَةُ بِاللهِ تَعَالَى، وَالْيَقِيْنُ وَالْعَقْلُ الْقَامِعُ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا الْعَقْلُ الْقَامِعُ؟ قَالَ: الْكَفُّ عَنْ مَعَاصِي اللهِ، وَالْحِرْصُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھر کا تمام تر دار و مدار اُس کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دین کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی معرفت، یقین اور ''عقل قامع'' پر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ''عقل قامع'' کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے آپ کو) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی خواہش کرنا۔''

٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب المعرفة بالله: ٤٧٢، الرقم: ٦٣

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٢، الرقم: ٣٠٧٧، والهندي في كنز العمال، ٣/٣٨١، الرقم: ٧٠٤٧.

Marfat.com

أَحْبَابُ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے محبوب اُمتیوں کا بیان﴾

١/٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَتَى أَلْقَى أَحْبَابِي؟ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: بِأَبِيْنَا أَنْتَ وَأُمِّنَا أَوَلَسْنَا أَحْبَابَکَ؟ فَقَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، أَحْبَابِي: قَوْمٌ لَمْ يَرَوْنِي، وَآمَنُوْا بِي، وَأَنَا إِلَيْهِمْ بِالْأَشْوَاقِ أَكْثَرُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کب اپنے دوستوں سے ملوں گا؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! کیا ہم آپ کے دوست نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے دوست وہ ہوں گے جنہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا لیکن مجھ پر ایمان لائیں گے۔ مجھے سب سے بڑھ کر اُن سے ملنے کا شوق ہے۔‘‘

٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الصحبة: ٤٤٨، الرقم: ٥٨
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٥/٣، الرقم: ١٢٦٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢١٢/١، الرقم: ٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦٧/١٠، والحسيني في البيان والتعريف، ٣٢/١، الرقم: ٦٠: ٩٤/٢، الرقم: ١١٦١۔ (بلفظ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي۔)

Marfat.com

اَلْإِسْتِقَامَةُ

﴿اِستقامت کا بیان﴾

١/٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُوْرَكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَقِيْمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان ؓ، آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اِس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات جان لو کہ تمہارے دین میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مؤمن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا۔“

٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الاستقامة: ٣٢٦، الرقم: ٣٤

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، والدارمي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الطهور، ١/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، ومالك في الموطأ، ١/٣٤، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٦، الرقم: ٢٢٤٣٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٢٠، الرقم: ٤٤٧۔

Marfat.com

اَلْمَحَبَّةُ

﴾محبت کا بیان﴿

٨/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللهِ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو

٨: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٤

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/٢٣٨٧، الرقم: ٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٤/٢٠٦٦، الرقم: ٢٦٨٤، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن أحب لقاء الله وأحب الله لقاءه، ٣/٣٧٩، الرقم: ١٠٦٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٥، الرقم: ٤٢٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠٧، الرقم: ٢٥٧٦٩.

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔''

٢/٩. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ ﷻ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: يَا جِبْرِيْلُ، إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يَضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. وَإِذَا أَبْغَضَ اللهُ الْعَبْدَ قَالَ مَالِكٌ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٩: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٦

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع جبريل، ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب الله عبداً حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٦، الرقم: ٣٦٥، وأحمدبن حنبل في المسند، ٢/٤١٣، الرقم: ٩٣٤١، ١٠٦٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٦٠، الرقم: ٢٨٠٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٠١، الرقم: ٨٠٥۔

Marfat.com

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے (اور حکم دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے، تو مالک فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ناراضگی کے بارے میں اسی طرح کی بات کہی۔''

٣/١٠. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الإِمَامُ أَبُو بَكْرِ بْنِ فَوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

١٠: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٩، ٤٩٠، الرقم: ٦٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب علامة الحب في الله ﷻ، ٢٢٨٣/٥، الزقم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٢٠٣٤/٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذي في السنن، كتاب الزهد ، باب ماجاء أن المرء مع من أحبّ، ٥٩٦/٤، الرقم: ٢٣٨٧، وَقَالَ أَبو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٤٤/٦، الرقم: ١١١٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٢/٤، الرقم: ١٩٥١٤، وأبو يعلى في المسند، ١٠٠/٩، الرقم: ٥١٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٣١٦/٢، الرقم: ٥٥٧۔

Marfat.com

حَمَّادِ بْنِ فُضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اُن سے کبھی ملا نہیں ہے (اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟) اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

Marfat.com

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ

﴿ذکر اور دعا کا بیان﴾

١١/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدِّيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللهُ، اَللهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کرنے والا ہو (یعنی جب تک زمین پر کوئی ایک بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیوا باقی ہے اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی)۔''

١٢/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ:

١١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الذكر: ٣٥٢، الرقم: ٤٢

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، ١/١٣١، الرقم: ١٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٠٢، الرقم: ٢٠٨٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم: ١٢٦٨٢، وأبو عوانة في المسند٢، ١/٩٤، الرقم: ٢٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٧٣، الرقم: ١٢٤٧۔

١٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الذكر: ٣٥٢، الرقم: ٤٣

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في ـــ

Marfat.com

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اَللهُ ...... اَللهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین پر کوئی ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا باقی ہوگا۔''

٣/١٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ بِبَغْدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ

الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، ١٣١/١، الرقم: ١٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب منه، ٤٩٢/٤، الرقم: ٢٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ٢٦٣/١٥، الرقم: ٦٨٤٩، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٥٤٠/٤، الرقم: ٨٥١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٧/٣، الرقم: ١٢٠٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/ ٢٣٤، الرقم: ٣٥٢٦۔

١٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الذكر: ٣٥٢، الرقم: ٤١

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٢)، ٤٥٩/٥، الرقم: ٣٣٧٧، وابن ماجة في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ١٢٤٥/٢، الرقم: ٣٧٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، ٢١١/١، الرقم: ٤٩٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٦٧٣/١، الرقم: ١٨٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٩٥/٥، الرقم: ٢١٧٥٠۔

Marfat.com

الْبَرْذَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَأَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: مَا ذَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو سب سے بہتر ہو اور جو تمہارے مالک کے نزدیک بھی سب سے اچھا اور پاکیزہ ہو، تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اور تمہارے لیے اِس سے بھی بہتر ہو کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم اُن کی گردنیں اُڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔''

١٤/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

١٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التقوى: ١٨٨، الرقم: ٥

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٢، الرقم: ١١٧٩١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٥٦، الرقم: ٩٤٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٨٣، الرقم: ١٠٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، بزيادة ''وتلاوة كتابه'' بعد ذكر الله، ٢/٣٤١، الرقم: ٤٣٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠١، وخطيب بغدادي في تاريخ بغداد، ٧/ ٣٩٢۔

Marfat.com

الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْعَمِّيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوْصِنِي فَقَالَ: عَلَيْکَ بِتَقْوَی اللهِ فَإِنَّهُ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ، وَعَلَيْکَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ، وَعَلَيْکَ بِذِكْرِ اللهِ فَإِنَّهُ نُوْرٌ لَکَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے نصیحت کیجئے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچتے رہو کیونکہ اِسی میں تمام نیکیاں شامل ہیں اور جہاد اختیار کرو کیونکہ مسلمان کی رہبانیت یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے نور ہے۔''

١٥/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بِشْرٍ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيِّ بْنُ صَفْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه

١٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الذكر: ٣٥٤، الرقم: ٤٤
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٦٧١/١، الرقم: ١٨٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٣٩٠/٣، الرقم: ١٨٦٥، وعبد بن حميد في المسند، ٣٣٣/١، الرقم: ١١٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦٧/٣، الرقم: ٢٥٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٩٨/١، الرقم: ٥٢٨.

Marfat.com

قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، ارْتَعُوْا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ، اغْدُوْا، وَرُوْحُوْا، وَاذْكُرُوْا، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ؟ فَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ، يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! جنت کے باغات میں سے کھا لیا کرو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا چیز ہے؟ فرمایا: مجالس ذکر۔ (پھر فرمایا:) تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنی قدر و منزلت دیکھنا چاہتا ہے، اُسے دیکھنا چاہئے کہ (خود) اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی کیا منزلت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کا وہی مقام ہے، جو مقام بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ہے۔''

٦/١٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ

١٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الدعاء: ٤٠٨، الرقم: ٥٢
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والحكيم الترمذى فى نوادر الأصول، ٢/١١٣، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/١٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٤۔

Marfat.com

الْعَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔''

١٧/ ٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْأَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْبَعِيْرِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ [الزخرف: ١٣، ١٤]،

١٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب أحكامهم في السفر: ٤٤٠، الرقم: ٥٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ٢/ ٩٧٨، الرقم: ١٣٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣/ ٣٣، الرقم: ٢٥٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٥١، الرقم: ١١٤٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/ ١٥٥، الرقم: ٩٢٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٦/ ٤١٣، الرقم: ٢٦٩٦۔

Marfat.com

ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ: آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اَللهُ اَكْبَر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ. (﴿پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم اس کو مسخر کرنے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔﴾ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ! اِس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج وغم سے اور اپنے اہل اور مال سے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) جب آپ ﷺ سفر سے لوٹتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور اِن کلمات کا اضافہ بھی فرماتے: آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔‘‘

Marfat.com

١٨/٨. عَنِ القُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ الأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ البَصْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زُرَارَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيْهَا، فَقُلْتُ: خَفَّفْتَ أَبَا اليَقْظَانِ، فَقَالَ: وَمَا عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، وَلَقَدْ دَعَوْتُ اللهَ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدَّعْوَاتِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الغَيْبِ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْتَ الوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الحَقِّ فِي الرِّضَا وَالغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ القَصْدَ فِي الغِنَى وَالفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ القَضَاءِ، وَبَرْدَ العَيْشِ بَعْدَ المَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ

١٨: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الشوق: ٤٩٢، الرقم: ٦٨

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٥٤/٣، الرقم: ١٣٠٥، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٥/٥، الرقم: ١٩٧١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٧٠٥/١، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٤، الرقم: ١٨٣٥١، والبزار في المسند، ٢٣٠/٤، الرقم: ١٣٩٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١٣٦/١، الرقم: ٥٠٩۔

Marfat.com

الْكَرِيْمِ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں تخفیف کی، میں نے پوچھا: اے ابو یقظان! آپ نے نماز میں اس قدر تخفیف کر دی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اس سے کوئی ڈر نہیں کیونکہ میں نے نماز میں اللہ تعالیٰ سے وہ دعا مانگی ہے، جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی تھی۔ جب وہ اُٹھ کر روانہ ہوئے تو ایک آدمی اُن کے پیچھے ہو لیا اور اُس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دعا کے بارے میں پوچھا؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: (وہ دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.

''اے اللہ! تجھے تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ، تو مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی کو میرے لئے بہتر خیال کرے اور جب یہ خیال کرے کہ اب وفات میرے لئے بہتر ہے، تو مجھے موت دے، اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنا خوف عطا فرما، خواہ میں لوگوں سے غائب ہوں، یا حاضر۔ مجھے خوشی اور غضب دونوں حالتوں میں حق بات کہنے کی توفیق عطا فرما۔ مالداری اور فقیری دونوں حالتوں میں مجھے میانہ روی کی توفیق دے۔ الٰہی! میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں،

Marfat.com

جو مجھے ہلاکت میں نہ ڈالیں اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک چاہتا ہوں، جو منقطع ہونے والی نہ ہو۔ قضا کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور موت کے بعد پُرسکون زندگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے (روزِ قیامت) تیرے دیدار اور تجھ سے ملاقات کا سوال کرتا ہوں کہ اس میں نہ کوئی نقصان ہو اور نہ گمراہ کرنے والا فتنہ۔ الٰہی! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنا۔"

Marfat.com

تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَالسَّمَاعُ

﴿تلاوتِ قرآن اور سماع کا بیان﴾

١٩/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا، جتنی توجہ سے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔''

١٩: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٦، الرقم: ٧٥

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول النبي ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة و زينوا القرآن بأصواتكم، ٢٧٤٣/٦، الرقم: ٧١٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ٥٤٥/١، الرقم: ٧٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراء ة، ٧٣/٢، الرقم: ١٤٧٣، والنسائي في السنن، كتاب الإفتتاح، باب تزيين القرآن بالصوت، ١٨٠/٢، الرقم: ١٠١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢، الرقم: ٢٢٥٦۔

Marfat.com

٢٠. ٢/. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُوْرَكٍ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بِنْتِ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَسِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوشنما بنایا کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔''

٢١. ٣/. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ، قَالَ:

٢٠: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧٣

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارمي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب التغني بالقرآن، ٢/٥٦٥، الرقم: ٣٥٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٨٦، الرقم: ٢١٤١۔

٢١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٤، ٥٠٥، الرقم: ٧٤

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الرزاق في المصنف، باب حسن الصوت، ٢/٤٨٤، الرقم: ٤١٧٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٩٣، الرقم: ٧٥٣١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٨٨، الرقم: ٢٤٩٦، والحكيم الترمذي ـــ

Marfat.com

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحْرَزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ، وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک زیور (حسن) ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوبصورت آواز ہے۔''

٢٢/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ:

في نوادر الأصول، ٣/٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧١، وقال: رواه البزار عن أنس ﷺ۔

٢٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٢، ٥٠٣، الرقم: ٧٠

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، وفي كتاب المناقب، باب دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أبي موسى الأشعرى ﷺ، ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٧، ٢٠٥، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩۔

Marfat.com

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

اَللّٰهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار (مدینہ منورہ کے گرد) خندق کھودنے میں مصروف تھے کہ اُنہوں نے یہ شعر پڑھے: ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی جب تک ہم ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا:

اے اللہ، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کے لیے) انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔''

٥/٢٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُبَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

٢٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧١

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم: ٩٠٩، وفي كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ٣/١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة —

Marfat.com

بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضي الله عنه، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَعِيْدُنَا هَذَا الْيَوْمُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں تشریف لائے، تو اُن کے پاس دو گانے والیاں وہ اشعار گا رہی تھیں، جو انصار نے جنگِ بعاث میں ایک دوسرے کے خلاف کہے تھے، (یہ دیکھ کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو بار فرمایا: شیطان کی بانسری، اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! انہیں گانے دو، کیونکہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کا دن ہماری عید کا دن ہے۔''

٦/٢٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

العيدين، باب الرخصة في اللّعب الّذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٦٠٩/٢، الرقم: ٨٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٠/٢٣، الرقم: ٢٨٧۔

٢٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧٢
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ٦١٢/١، الرقم: ١٩٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٣٢/٣، الرقم: ٥٥٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٩/٧، الرقم: ١٤٤٦٨۔

Marfat.com

جَابِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّهَا أَنْكَحَتْ ذَاتَ قَرَابَتِهَا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَرْسَلْتِ مَنْ يُغَنِّي؟ قَالَتْ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَنْصَارَ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ أَرْسَلْتُمْ مَنْ يَقُوْلُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيُّوْنَا نُحَيِّيكُمْ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُنہوں نے اپنی کسی رشتہ دار انصاری لڑکی کی شادی کی، جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو تحائف بھی دیئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اُس کے ہمراہ کوئی گانے والی بھی بھیجی ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار گانے کو بہت پسند کرتے ہیں، اگر تم اُس کے ہمراہ کوئی گانے والا کر دیتیں جو یہ کہتا:

ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے،
تم ہمیں مبارک باد دو، ہم تمہیں مبارک باد دیں۔''

Marfat.com

اَلتَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ

﴿توبہ و اِستغفار کا بیان﴾

٢٥/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خَرَّازٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، وَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ، ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقرة، ٢: ٢٢٢] قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ: النَّدَامَةُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے، تو کوئی گناہ اُسے ضرر نہیں پہنچا سکتا (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو سابقہ گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرما کر اعمال

٢٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التوبة: ١٦٨، الرقم: ١

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٧٧، الرقم: ٢٤٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٤٣٩، الرقم: ٧١٩٦، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٦٢٦۔

Marfat.com

صالحہ کی طرف ہدایت دیتا ہے)۔ اِس کے بعد آپ ﷺ نے سورۂ بقرۃ کی یہ آیت پڑھی: (بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔) آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ندامت۔''

٢٦/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ طَرِيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اُس جوان سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں جو گناہوں سے توبہ کر چکا ہو۔''

٢٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التوبة: ١٦٨، الرقم: ٢
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٨، الرقم: ٦١٥٣، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٨٤۔

Marfat.com

اَلْمُجَاهَدَةُ

﴿مجاہدہ کا بیان﴾

١/٢٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. فَدَمَعَتْ عَيْنَا أَبِي سَعِيْدٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سب سے افضل جہاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ظالم بادشاہ کے سامنے عدل پر مبنی بات کرنا۔ اِس پر حضرت ابو سعید ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔''

٢٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب المجاهدة: ١٧٦، الرقم: ٣

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ٤/٤٧١، الرقم: ٢١٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢٤، الرقم: ٤٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٩، الرقم: ٤٠١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٩٣، الرقم: ٧٥٨٢.

Marfat.com

٢/٢٨. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ صَاحِبُ الزَّعْفَرَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها بِكِسْرَةِ خُبْزٍ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْكِسْرَةُ يَا فَاطِمَةُ؟ قَالَتْ: قُرْصٌ خَبَزْتُهُ، وَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَتَيْتُکَ بِهَذِهِ الْكِسْرَةِ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ أَوَّلُ طَعَامٍ دَخَلَ فَمَ أَبِيْکِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها بِقُرْصِ شَعِيْرٍ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے فاطمہ! یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک روٹی پکائی تھی۔ آپ کے بغیر میرے دل نے اِسے کھانا پسند نہ کیا۔ لہٰذا میں یہ ٹکڑا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے، جو تین دنوں میں تمہارے باپ کے منہ میں گیا ہے۔''

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کی روٹی لائی تھیں۔

٢٨: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الجوع وترك الشهوة: ٢٣٤، الرقم: ١٦

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٢١٣/٣، الرقم: ١٣٢٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٨/١، الرقم: ٧٥٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٦٧/٧، الرقم: ٢٥٩٧۔

Marfat.com

اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوَى

﴿زہد و ورع اور تقویٰ کا بیان﴾

١/٢٩. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ الْخُرَاسَانِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّوَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ذر غفاری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دے۔''

٢٩: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الورع: ١٩٤، الرقم: ٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب فيمن تكلم بكلمة يضحك بها النّاس، ٥٥٨/٤، الرقم: ٢٣١٧-٢٣١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب كف اللسان في الفتنة، ١٣١٥/٢، الرقم: ٣٩٧٦، ومالك في الموطأ، ٩٠٣/٢، الرقم: ١٦٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٦/١، الرقم: ٢٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠١/١، الرقم: ١٧٣٧.

Marfat.com

٢/٣٠. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوْسُفَ السَّهْمِيُّ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوْبَ الْمُقْرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ: وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُوْتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَمَنْطِقًا فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقِّنُ الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''صحابیِ رسول حضرت ابو خلاد ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی انسان کو دیکھو کہ اُسے اِس دنیا سے بے رغبتی کی توفیق اور قلتِ گفتار عطا کی ہے تو تم اُس کا قرب حاصل کرو، کیونکہ وہ حکمت کی تلقین کرتا ہے۔''

٣/٣١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

٣٠: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الزهد: ٢٠٢، الرقم: ٨

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، ١٣٧٣/٢، الرقم: ٤١٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٩٢/٢٢، الرقم: ٩٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٤٦/٧، الرقم: ١٠٥٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٠٥/١٠ـ

٣١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب القناعة: ٢٦٤، الرقم: ٢٤

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ١٤١٠/٢، الرقم: ٤٢١٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢١٥/١، الرقم: ٣٨٥، ـــ

Marfat.com

أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُقْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرہیز گار بنو، تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ قناعت کرنے والے بنو، تم سب سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے۔ دوسرے لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تو تم مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھی طرح سے پیش آؤ، تم (پکے) مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسو، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

٣٢/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ:

والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٥٣، الرقم: ٥٧٥٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٦٥۔

٣٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الحرية: ٣٤٨، الرقم: ٤٠
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٦، الرقم: ٣٤٥٥٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى: ٤٢٧، الرقم: ٧٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٤٢، الرقم: ١٣٦٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٩۔

Marfat.com

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مُوَرِّعِ بْنِ ثُوْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاؤُسَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا قَنِعَتْ بِهِ نَفْسُهُ، وَإِنَّمَا يَصِيْرُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَشِبْرٍ وَإِنَّمَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ إِلَى آخِرٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے (دنیا میں سے) صرف اُسی قدر کافی ہے، جس سے تمہارا نفس قناعت کرے کیونکہ تم صرف چار ہاتھ اور ایک بالشت زمین میں جاؤ گے، اور بے شک فیصلہ تو انجام پر ہی ٹھہرتا ہے۔''

٥/٣٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرْمُزَ نَافِعُ ابْنُ هُرْمُزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُوْلُ: قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: یا نبی اللہ! آلِ محمد کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ہر متقی۔''

٣٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التقوى: ١٨٨، الرقم: ٦
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٣٨، الرقم: ٣٣٣٢، وفي المعجم الصغير، ١/١٩٩، الرقم: ٣١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١٨، الرقم: ١٦٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٦٠۔

Marfat.com

اَلْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ

﴿خشیتِ الٰہی اور رحمتِ الٰہی کی اُمید کا بیان﴾

١/٣٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْمَهْرَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الشُّرْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٣٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الخوف: ٢١٤، الرقم: ١٢
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم، ٥/٢٣٧٩، الرقم: ٦١٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره وترك إكثار سؤاله، ٤/١٨٣٢، الرقم: ٢٣٥٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا، ٤/٥٥٦، الرقم: ٢٣١٣، وابن ماجة في السنن، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، ٢/١٤٠٢، الرقم: ٤١٩١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٧٣، الرقم: ٣٥٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٢٤، الرقم: ١٣٩٥، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٥٥٤، الرقم: ٣٨٨٣، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٦، الرقم: ٢٧٣٥۔

Marfat.com

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں اُن اُمور کا علم ہو جائے، جن کا مجھے علم ہے، تو تمہاری ہنسی کم ہو جائے اور رونا زیادہ ہو جائے۔''

٢/٣٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ العَبَّاسِ الأَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ أَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: أَرْجُو اللهَ تَعَالٰى وَأَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَيْئَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ایسے نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو فوت ہونے کے قریب تھا، آپ ﷺ نے اُس سے دریافت فرمایا: تم اپنے بارے میں کیا محسوس کرتے ہو؟ وہ عرض کرنے لگا: بے شک مجھے اللہ تعالیٰ

٣٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب أحوالهم عن الخروج من الدنيا: ٤٦٢، الرقم: ٦١

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب (١١)، ٣/٣١١، الرقم: ٩٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٢، الرقم: ١٠٩٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٤١٣، الرقم: ١٥٨٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٤، الرقم: ١٣٧٠۔

Marfat.com

کی بارگاہ سے (رحمت کی) اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وقتِ نزاع بندۂ مومن کے دل میں جب یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اُسے وہی عطا فرماتا ہے جس کی وہ اُمید رکھتا ہے اور جس کا اُسے ڈر ہوتا ہے اُس سے بے خوف کرتا ہے۔‘‘

٣/٣٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُبَيْشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ، مِنْ وَصَبٍ، أَوْ نَصَبٍ، أَوْ حَزَنٍ، أَوْ أَلَمٍ يَهُمُّهُ، إِلَّا كَفَّرَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تھکان، بیماری، غم، یا بے قرار کرنے والا کوئی بھی دکھ

٣٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الحزن: ٢٣٠، الرقم: ١٥

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، ١٩٩٢/٤، الرقم: ٢٥٧٣، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب المريض، ٢٩٨/٣، الرقم: ٩٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٥٧/٧، الرقم: ٩٨٣١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٩/٤، الرقم: ٦١٥٦۔

Marfat.com

کسی مومن بندے کو لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اُس کے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔"

٣٧/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدُوْسٍ الْحِيْرِيُّ الْعَدْلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَلُوِيَّةِ الدَّقَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى، حَتَّى يَلِجَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ. وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ عَبْدٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے، وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، یہاں تک کہ تھنوں میں دودھ

٣٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الخوف: ٢١٤، الرقم: ١١
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله، ١٧١/٤، الرقم: ١٦٣٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ١٢/٦، الرقم: ٣١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٠٥/٢، الرقم: ١٠٥٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢٧/٧، الرقم: ٣٤٧٠٨، والبيهقي في شعب الايمان، ٤٩٠/١، الرقم: ٨٠٠۔

Marfat.com

واپس نہ چلا جائے (اور یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار (یعنی جہاد کا غبار) اور جہنم کا دھواں (دونوں) ایک بندے کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔‘‘

۵/۳۸. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ لِشَهْرٍ: يَرْحَمُكَ اللهُ تَعَالَى، زَوِّدْنِي، زَوَّدَكَ اللهُ تَعَالَى. فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ عزوجل: عَبْدِي، مَا عَبَدْتَنِي وَرَجَوْتَنِي وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتَنِي بِمِلْإِ الْأَرْضِ خَطَايَا وَذُنُوبًا، اسْتَقْبَلْتُكَ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً، فَاغْفِرُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت علاء بن زیدؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینارؒ کے پاس گیا تو دیکھا کہ اُن کے پاس حضرت شہر بن حوشبؒ بیٹھے ہوئے ہیں، جب میں اُن کے پاس سے

۳۸: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الرجاء: ۲۲۲، الرقم: ۱۳
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۴/۵، الرقم: ۲۱۴۰۶، وابن الجعد في المسند: ۴۹۱، الرقم: ۳۴۲۳، وأبو القاسم هبة الله في اعتقاد أهل السنة، ۱۰۶۸/۶، الرقم: ۱۹۹۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۶/۲، الرقم: ۱۰۴۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۰۹/۱۔

Marfat.com

آنے لگا تو میں نے حضرت شہرؒ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! مجھے زادِ راہ دیجئے (یعنی نصیحت کیجئے) اللہ تعالیٰ آپ کو زادِ راہ دے! حضرت شہر بن حوشبؒ کہنے لگے: ہاں، مجھے میری پھوپھی اُم درداء نے حدیث بیان کی حضرت ابو الدرداء ﷺ سے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے! تو نے اگر میرے ساتھ شرک نہ کیا، میری عبادت کی اور مجھ سے پر اُمید رہا، تو میں تیرے تمام گناہ معاف کر دوں گا۔ اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہ بھی لائے گا تو میں اُتنی ہی مغفرت کے ساتھ تیرا استقبال کروں گا، اور تجھے بخش دوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

٦/٣٩. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ طَرِيْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ شَعِيْرٍ مِنْ إِيْمَانٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْعَلُ مَنْ آمَنَ بِي سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٣٩: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الرجاء: ٢٢٢، الرقم: ١٤
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠١/٤، ٢٠٢، الرقم: ٣٩٧٦، وفي المعجم الصغير، ١١٤/٢، الرقم: ٨٧٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٤/٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٨٠/١٠۔

Marfat.com

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اُسے جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اُسے بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائے گا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جو شخص مجھ پر ایمان لایا، جو شخص دن یا رات کی کسی (بھی) گھڑی ایمان لایا میں اُسے اُس شخص کے مقام پر نہیں رکھوں گا جو مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا۔‘‘

Marfat.com

اَلتَّوَكُّلُ

﴿توکل باللہ کا بیان﴾

١/٤٠. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الْقَاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ الْأُمَمَ بِالْمَوْسِمِ فَرَأَيْتُ أُمَّتِي قَدْ مَلَأُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَأَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَتُهُمْ فَقِيْلَ لِي: أَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ

٤٠: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التوكل: ٢٧٠، الرقم: ٢٥
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٢٣٩٦/٥، الرقم: ٦١٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب، ١٩٧/١، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٤/١، الرقم: ٤٣٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤٤٧/١٣، الرقم: ٦٠٨٤، والطيالسي في المسند، ٤٧/١، الرقم: ٣٥٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤٦٠/٤، الرقم: ٨٢٧٨، وأبو يعلى في المسند، ٢٣٣/٩، الرقم: ٥٣٤٠.

Marfat.com

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج کے موقع پر مجھے سابقہ اُمتوں کا مشاہدہ کرایا گیا۔ پھر میں نے اپنے اُمتیوں کو دیکھا کہ اُنہوں نے پہاڑوں اور وادیوں کو بھرا ہوا ہے، مجھے اُن کی کثرت اور حالت پر تعجب ہوا۔ مجھ سے پوچھا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی خاطر اِن میں وہ ستر ہزار اُمتی بھی شامل ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے، اور نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، یہ اپنے رب پر کاملاً بھروسہ کرتے تھے۔ پس حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرما لے۔ پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اِس معاملے میں تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔''

Marfat.com

اَلصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالرِّضَا

﴿صبر و شکر اور رضا کا بیان﴾

١/٤١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَرَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها رَفَعَتْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر تو وہ ہے، جو صدمہ کی پہلی ٹھوکر لگنے پر کیا جاتا ہے۔''

٤١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الصبر: ٢٩٤، الرقم: ٢٨

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ١/٤٣٠، الرقم: ١٢٢٣، وفي كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة الأولى، ١/٤٣٨، الرقم: ١٢٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب في الصبر على المصيبة عند الصدمة الأولى، ٢/٦٣٧، الرقم: ٩٢٦، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء أن الصبر عند الصدمة الأولى ٣/٣١٤، الرقم: ٩٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة، ٣/١٩٢، الرقم: ٣١٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة، ١/٥٠٩، الرقم: ١٥٩٦۔

Marfat.com

٤٢/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ أَبِي خَبَّابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَقُلْتُ: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ مَا رَأَيْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَبَكَتْ، وَقَالَتْ: وَأَيُّ شَأْنِهِ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا؟ إِنَّهُ أَتَانِي فِي لَيْلَةٍ فَدَخَلَ مَعِي فِي فِرَاشِي، أَوْ قَالَتْ: فِي لِحَافِي حَتَّى مَسَّ جِلْدِي جِلْدَهُ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ لِرَبِّي. قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي أُحِبُّ قُرْبَكَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَقَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَأَكْثَرَ صَبَّ الْمَاءِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَبَكَى، حَتَّى سَالَتْ دُمُوْعُهُ عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَبَكَى، ثُمَّ سَجَدَ فَبَكَى، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَبَكَى، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يُبْكِيْكَ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ وَلِمَ لَا أَفْعَلُ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ: ﴿إِنَّ فِى خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ

٤٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الشكر: ٢٨٢، الرقم: ٢٦
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ٣٨٦/٢، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٤٣/٢، الرقم: ٢٢٥٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١٢٥/١، الرقم: ٣٢٣.

Marfat.com

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ (آل عمران، ۳: ۱۹۰). رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عطاءؒ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبید بن عمیرؒ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ میں کون سی بات سب سے زیادہ پسندیدہ دیکھی ہے وہ ہمیں بیان فرمایئے۔ آپ یہ سن کر رو پڑیں اور فرمانے لگیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی کون کون سی بات پسندیدہ نہ تھی؟ ایک رات آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے بستر میں یا فرمایا میرے لحاف میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ میرا جسم اُن کے جسم کے ساتھ مس ہو گیا، پھر فرمانے لگے: اے ابو بکر کی بیٹی! مجھے اجازت دو میں اپنے رب کی عبادت کر لوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں، پھر میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ آپ ﷺ اُٹھ کر پانی کے مشکیزے کی طرف گئے اور وضوء کیا اور بہت سا پانی بہایا۔ پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ رونے لگ گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسو، آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر بہنے لگے۔ پھر رکوع میں جا کر گریہ کرتے رہے۔ اِسی طرح حالتِ سجدہ میں بھی روتے رہے پھر سر اُٹھا کر روتے رہے۔ آپ ﷺ اِسی طرح گریہ و زاری کرتے رہے، حتی کہ حضرت بلال ﷺ نے آکر آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کیا چیز رُلاتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر آپ کی اُمت کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت اُتاری ہے: ﴿بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیںo﴾۔‘‘

Marfat.com

٣/٤٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْكُرَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيسَى الرَّقَاشِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ تَعَالَى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، سَلُوْنِي. فَقَالُوْا: نَسْأَلُكَ الرِّضَا عَنَّا، قَالَ تَعَالَى: رِضَايَ قَدْ أَحَلَّكُمْ دَارِي، وَأَنَا لَكُمْ، كَرَامَتِي هَذَا أَوَانُهَا، فَاسْأَلُوْنِي. قَالُوْا: نَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ. قَالَ: فَيُؤْتَوْنَ بِنَجَائِبَ مِنْ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ أَزِمَّتُهَا زُمُرُّدٌ أَخْضَرُ، وَيَاقُوْتٌ أَحْمَرُ، فَجَاؤُوْا عَلَيْهَا، تَضَعُ حَوَافِرَهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهَا فَيَأْمُرُ اللهُ سُبْحَانَهُ بِأَشْجَارٍ عَلَيْهَا الثِّمَارُ، وَتَجِيءُ جَوَارٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَهُنَّ يَقُلْنَ: نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ، وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ، أَزْوَاجُ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ كِرَامٍ، وَيَأْمُرُ اللهُ،

٤٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الرضا: ٣٠٨، الرقم: ٣١
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٥، الرقم: ١٨٤، وأبو القاسم هبة الله في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٢، الرقم: ٨٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٧٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٩٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٣٢٤.

Marfat.com

سُبْحَانَهُ بِكُثْبَانٍ مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ أَذْفَرَ، فَتُثِيْرُ عَلَيْهِمْ رِيْحًا يُقَالُ لَهَا الْمُثِيْرَةُ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى جَنَّةِ عَدْنٍ، وَهِيَ قَصَبَةُ الْجَنَّةِ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا قَدْ جَاءَ الْقَوْمُ. فَيَقُوْلُ اللهُ: مَرْحَبًا بِالصَّادِقِيْنَ. مَرْحَبًا بِالطَّائِعِيْنَ.

قَالَ: فَيُكْشَفُ لَهُمُ الْحِجَابُ ...... فَيَنْظُرُوْنَ إِلَى اللهِ ﷻ...... فَيَتَمَتَّعُوْنَ بِنُوْرِ الرَّحْمٰنِ، حَتَّى لَا يُبْصِرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُوْلُ: أَرْجِعُوْهُمْ إِلَى الْقُصُوْرِ بِالتُّحَفِ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ، وَقَدْ أَبْصَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ (فصلت، ٤١: ٣٢). رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ یکا یک جنت کے دروازے پر نور ظاہر ہوگا۔ اہلِ جنت اپنا سر اُٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں دیکھ رہا ہوگا اور فرمائے گا: اے اہلِ جنت! مجھ سے (جو چاہو) مانگ لو، اہلِ جنت جواب دیں گے: ہم صرف یہی چاہتے ہیں کہ تو ہم سے راضی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا ہی کی بدولت تو تم میرے گھر میں آئے ہو اور تمہیں میری طرف سے عزت حاصل ہوئی ہے، یہی وقت ہے مجھ سے مانگ لو، اہلِ جنت عرض کریں گے: ہم تیری مزید رضا چاہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُن کے پاس سرخ یاقوت کی اونٹنیاں لائی جائیں گی۔ جن کی باگیں سبز رنگ کے زمرد اور سرخ رنگ کے یاقوت کی ہوں گی چنانچہ وہ اُن پر بیٹھ آئیں گے۔ اُن اُونٹنیوں کے قدم (تیز رفتاری کے باعث) اِس قدر دور پڑیں گے، جس قدر نگاہ پہنچ سکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پھلدار درختوں کو حکم دے گا (کہ اُن کے لئے پھل گرائیں)۔ پھر موتی آنکھوں والی

Marfat.com

حوریں آئیں گی اور کہیں گی: ہم نازک اندام ہیں، ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والیاں ہیں، ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ ہم مومنوں کی باعزت بیویاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفید خوشبودار کستوری کے ٹیلے کو حکم فرمائے گا تو وہ اُن پر خوشبو برسائے گا، جس کا نام مثیرہ ہوگا۔ یہاں تک کہ حوریں اُنہیں لے کر جنت عدن میں آ جائیں گی۔ یہ جنت کا بہترین حصہ ہے، یہ دیکھ کر فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: خوش آمدید! اے سچ بولنے والو! خوش آمدید! اے عبادت گزارو!

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُن کے لئے پردہ اُٹھایا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور نورِ رحمٰن کو دیکھ کر اس قدر لطف اندوز ہوں گے کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں (ان کو عطا کردہ) تحفوں کے ساتھ (ان کے) محلات میں لے جاؤ، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ واپس آئیں گے، تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اِسی بارے میں ہے: ﴿(یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔﴾''

Marfat.com

اَلصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِيْنُ

﴿صدق و اخلاص اور یقین کا بیان﴾

١/٤٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيْقًا، وَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٤٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الصدق: ٣٣٦، الرقم: ٣٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ وما ينهى عن الكذب، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ٤/٢٠١٣، الرقم: ٢٦٠٧، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الصدق والكذب، ٤/٣٤٧، الرقم: ١٩٧١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ٤/٢٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٠٧، الرقم: ٢٧٢.

Marfat.com

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کا ارادہ کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے، انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کا ارادہ کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

٤٥/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ طَالُوْتَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِئُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ وَشَّاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٤٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الإخلاص: ٣٣٠، الرقم: ٣٥ وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٣٤/٥، الرقم: ٢٦٥٨، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب من بلغ علماً، ٨٤/١، الرقم: ٢٣٠، والدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ٨٧/١، الرقم: ٢٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٢/٤، الرقم: ١٦٨٠٠، والبزار في المسند، ٣٤٣/٨، الرقم: ٤٣١٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦٦/٦، الرقم: ٧٥١٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٤/٥، الرقم: ٥١٧٩۔

Marfat.com

تین باتوں میں مسلمان کے دل کو خیانت نہیں کرنی چاہیے، خلوص نیت کے ساتھ عمل کرنے میں، حکام کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ لینے میں۔‘‘

٣/٤٦. عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّيْخَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ: وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ، وَأَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، وَقَدْ سَأَلْتُهُمَا عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الشَّقِيْقِيَّ، وَقَدْ سَأَلْنَاهُ عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ: مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ الْخَصَّافَ، وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ بَشَّارٍ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا يَعْقُوْبَ الشَّرِيْطِيَّ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ غَسَّانَ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنِ الإِخْلَاصَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ جِبْرِيْلَ عليه السلام عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سِرٌّ مِنْ سِرِّي

٤٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الإخلاص: ٣٣٠، ٢٣١، الرقم: ٣٦

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي فی مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٣، والعسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ٤/ ١٠٩ (مختصراً)۔

Marfat.com

اسْتَوْدَعْتُهُ قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے حضرت جبریل ﷺ سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: میں نے اللہ رب العزت سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جسے میں اُس شخص کے دل میں القاء کرتا ہوں، جس سے میں محبت کرتا ہوں۔''

٤/٤٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُوْرَكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ الْأَهْوَازِيُّ بِهَا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُرْضِيَنَّ أَحَدًا بِسَخَطِ اللهِ تَعَالَى، وَلَا تَحْمَدَنَّ أَحَدًا عَلَى فَضْلِ اللهِ ﷻ، وَلَا تَذُمَّنَّ أَحَدًا عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللهُ تَعَالَى، فَإِنَّ رِزْقَ اللهِ لَا يَسُوْقُهُ إِلَيْهِ حِرْصُ حَرِيْصٍ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْكَ

٤٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب اليقين: ٢٨٨، الرقم: ٢٧
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٥/١٠، الرقم: ١٠٥١٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٩١/٢، الرقم: ٩٤٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٢١/١، الرقم: ٢٠٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٧٥/٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٢١/٤۔

Marfat.com

كَرَاهَةُ كَارِهٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى، بِعَدْلِهِ وَقِسْطِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالْفَرَحَ فِي الرِّضَا وَالْيَقِيْنِ، وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے کسی کو راضی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی نوازشات پر کسی اور کی تعریف نہ کرو، اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں فرمائیں اُن پر کسی کی مذمت نہ کرو۔ کیونکہ حریص کا حرص اللہ تعالیٰ کے رزق کو تمہارے پاس نہیں لا سکتا اور نہ کسی شخص کے ناپسند کرنے سے وہ رزق تم سے روکا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل و انصاف سے راحت اور خوشی، اپنی رضا اور یقین میں رکھی ہے اور غم و اَلم کو شک اور ناراضگی میں رکھا ہے۔''

Marfat.com

اَلْحَيَاءُ وَالْغَيْرَةُ

﴿حیاء اور غیرت کا بیان﴾

٤٨/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسٍ الْحِيَرِيُّ الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

٤٨: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الحياء: ٣٤٢، الرقم: ٣٨ وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحياء من الإيمان، ١/١٧، الرقم: ٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان، ١/٦٣، الرقم: ٣٦، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، ٥/١١، الرقم: ٢٦١٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب الحياء، ٨/١٢١، الرقم: ٥٠٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحياء، ٤/٢٥٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

Marfat.com

۲/۴۹. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسٍ الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ تَعَالَى، وَمِنْ غَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے، اِسی غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام فواحش کو، خواہ ظاہری ہوں، یا باطنی، حرام قرار دیا ہے۔''

۴۹: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الغيرة: ۳۹٦، الرقم: ۴۹

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله ﷻ: ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾، ۴/۱٦۹۹، الرقم: ۴۳٦۱، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش، ۴/۲۱۱۴، الرقم: ۲۷٦۰، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ۵/۵۴۲، الرقم: ۳۵۳۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۵۳، الرقم: ۱۷۷۰۷، أبو يعلى في المسند، ۹/۵۹، الرقم: ۵۱۲۳۔

Marfat.com

٥٠. ٣/ عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رِجَاءٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ تَعَالَى: أَنْ يَأْتِيَ الْعَبْدُ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اِس پر غیرت آتی ہے کہ بندہ وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔''

٥١. ٤/ عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ

٥٠: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الغيرة: ٣٩٦، الرقم: ٥٠
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/٢٠٠٢، الرقم: ٤٩٢٥، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش، ٤/٢١١٤، الرقم: ٢٧٦١، والترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في الغيرة، ٣/٤٧١، الرقم: ١١٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٢٨، الرقم: ٢٩٣، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٩٥، الرقم: ٥٩٩٨۔

٥١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الحياء: ٣٤٢، الرقم: ٣٩
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في الصحيح، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٢٤)، ـــ

Marfat.com

الإِسْمَاعِيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحٰقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، قَالُوْا: إِنَّا نَسْتَحْيِي يَا نَبِيَّ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ ﷺ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) ہم (اُس کی توفیق سے) حیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حیا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا یہ ہے کہ انسان اپنے سر اور جن اعضاء پر وہ مشتمل ہے (ناک، کان، آنکھ وغیرہ) کی (گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) حفاظت کرے۔ پیٹ اور جن کو وہ

—— ٤/٦٣٧، الرقم: ٢٤٥٨، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٥٩، الرقم: ٧٩١٥ (وقال: هذا حديث صحيح)، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٧٧، الرقم: ٣٤٣٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٧، الرقم: ٣٦٦٤۔

Marfat.com

حاوی ہے (یعنی شرم گاہ اور ٹانگیں) کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) محفوظ رکھے۔ موت اور اُس کے بعد گل سڑ جانے کو یاد رکھے، جو کوئی آخرت کو یاد رکھے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اُس نے ہی اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کیا۔“

Marfat.com

اَلأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ

﴿اَخلاقِ حسنہ کا بیان﴾

١/٥٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ النُّمَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ إِيْمَانًا؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مومنوں میں سب سے افضل ترین ایمان کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اُن میں بہترین اخلاق کا مالک ہے۔''

٥٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الخلق: ٣٨٠، الرقم: ٤٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم: ١١٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٧، الرقم: ٤٧٩، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٤٣، الرقم: ٢، وقال: هذا حديث صحيح، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٧٢، الرقم: ٤٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٢، الرقم: ١٠١١٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٣٧، الرقم: ٤٢٤٠۔

Marfat.com

اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ وَالْفَقْرُ

﴿جود وسخا اور فقر کا بیان﴾

١/٥٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: السَّخِيُّ: قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيْلُ: بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ. وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، لوگوں سے قریب اور جنت سے قریب ہوتا ہے جبکہ دوزخ

٥٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الجود والسخاء: ٣٨٨، الرقم: ٤٨

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السخاء، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٩٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٧، الرقم: ٢٣٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٢٨، الرقم: ١٠٨٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٥٨، الرقم: ٣٩٤٦۔

Marfat.com

سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، لوگوں سے دور، جنت سے دور، اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔‘‘

٢/٥٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوْسَى الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان فقراء، امیر مسلمانوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔‘‘

٥٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الفقر: ٤١٦، الرقم: ٥٣

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ٥٧٨/٤، الرقم: ٢٣٥٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب منزلة الفقراء، ١٣٨٠/٢، الرقم: ٤١٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥١٢/٢، الرقم: ١٠٦٦٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٥/٧، الرقم: ٧٦٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٠١/٧، الرقم: ١٠٣٨٢۔

Marfat.com

اَلصَّمْتُ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ

﴿خاموشی اور کم گوئی اختیار کرنے کا بیان﴾

٥٥/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٥٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الصمت: ٢٠٨، الرقم: ٩

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ٥/٢٢٤٠، الرقم: ٥٦٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير، ١/٦٨ الرقم: ٤٧، والترمذي في السنن، كتاب الصفة والرقائق والورع، باب (٥٠)، ٤/٦٥٩، الرقم: ٢٥٠٠، وقال: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق الجوار، ٤/٣٣٩، الرقم: ٥١٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجوار، ٢/١٢١١، الرقم: ٣٦٧٢۔

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ ﷻ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ ﷻ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ ﷻ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔''

٢/٥٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الأَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الأَصْبَهَانِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷜ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عقبہ بن عامر ﷜ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو، تمہارا گھر تمہارے لئے کشادہ ہو جائے (زیادہ وقت اپنے گھر میں ہی گزارو) اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔''

٥٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الصمت: ٢٠٨، الرقم: ١٠

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٦٠٥/٤، الرقم: ٢٤٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٩/٥، الرقم: ٢٢٢٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٠/١٧، الرقم: ٧٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٩٢/١، الرقم: ٨٠٥۔

Marfat.com

اَلْأَدَبُ وَالتَّكْرِيْمُ

﴿ادب وتکریم کا بیان﴾

١/٥٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَالِمٍ الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّجَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ تَعَالَى لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اُس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اُس کے بڑھاپے میں اُس کی عزت کرتا ہے۔''

٥٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب حفظ قلوب المشايخ وترك الخلاف عليهم: ٤٩٨، الرقم: ٦٩

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في إجلال الكبير، ٣٧٢/٤، الرقم: ٢٠٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩٤/٦، الرقم: الرقم: ٥٩٠٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٠/٢، الرقم: ٨٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٦١/٧، الرقم: ١٠٩٩٣۔

Marfat.com

٥٨/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَنَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ: أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ، وَيُحْسِنَ مَرْضَعَهُ، وَيُحْسِنَ أَدَبَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بچے کا اپنے باپ پر حق ہے کہ وہ اُس کا اچھا نام رکھے، اُس کی اچھی رضاعت کا انتظام کرے اور اُسے اچھا ادب سکھائے۔‘‘

٥٨: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الأدب: ٤٣٤، الرقم: ٥٦

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٠٠، الرقم: ٨٦٦٨۔

Marfat.com

اَلأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ

﴿ أُخوت ومودّت کا بیان ﴾

٥٩/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَا يَزَالُ اللهُ تَعَالَى فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٥٩: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الفُتوّة: ٣٦٠، الرقم: ٤٥

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ٨٦٢/٢، الرقم: ٢٣١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ١٩٩٦/٤، الرقم: ٢٥٨٠، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ماجاء فى الشر على المسلم، ٣٤/٤، الرقم: ١٤٢٥، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب المؤاخاة، ٢٧٣/٤، الرقم: ٤٨٩٣ والنسائي في السنن الكبرى، ٣٠٩/٤، الرقم: ٧٢٩١ وأحمد بن حنبل في المسند، ٩١/٢، الرقم: ٥٦٤٦۔

Marfat.com

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔''

Marfat.com

اَلْكِبْرُ وَالْحَسَدُ

﴿تکبر اور حسد کا بیان﴾

٦٠/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فَضْلٍ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٦٠: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الخشوع والتواضع: ٢٤٠، الرقم: ١٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ١/٩٣، الرقم: ٩١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ٤/٣٦١، الرقم: ١٩٩٩، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٨٠، الرقم: ٥٤٦٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٩، الرقم: ٨٥.

Marfat.com

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛، حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اِس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص پسند کرتا ہے اُس کا لباس عمدہ ہو؟ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہیں۔ تکبر تو حق بات قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔''

٢/٦١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَائِضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَهُوَ الْمِصِّيْصِيُّ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ خَصِيْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٦١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الخشوع والتواضع: ٢٤٢، الرقم: ١٩

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ٣٦٠/٤، الرقم: ١٩٩٨، أبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، ٥٩/٤، الرقم: ٤٠٩١، وابن ماجة في السنن، كتاب الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، ١٣٧٩/٢، الرقم: ٤١٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥١/١، الرقم: ٤٣١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٥/١٠، الرقم: ١٠٠٠٠۔

Marfat.com

نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو گا۔“

٣/٦٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُخَلَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ فَاتَّقُوْهُنَّ وَاحْذَرُوْهُنَّ: إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّ إِبْلِيسَ حَمَلَهُ الْكِبْرُ عَلَى أَنْ لَا يَسْجُدَ لِآدَمَ وَإِيَّاكُمْ وَالْحِرْصَ، فَإِنَّ آدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى أَنْ أَكَلَ فِي الشَّجَرَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ ابْنَي آدَمَ إِنَّمَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہر برائی کی جڑ ہیں۔ پس تم اُن سے ڈرو اور اُن سے پرہیز کرو (وہ یہ ہیں): تم تکبر سے پرہیز کرو کیونکہ تکبر نے ہی ابلیس کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے روکا تھا۔ تم حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی حضرت آدم علیہ السلام کو (ممنوعہ) درخت کے پتے کھانے پر مجبور کیا۔ تم حسد سے بچو کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی بنا پر ہی قتل کیا۔“

٦٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الحسد: ٢٥٦، الرقم: ٢١
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/٤٩، ٤٠.

Marfat.com

اَلْغِيْبَةُ

﴿غیبت کا بیان﴾

١/٦٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الإِسْمَاعِيْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيْسَى بْنِ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ، وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَبْلَ ذٰلِکَ جَالِسٌ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا أَعْجَزَ فُلَانًا، فَقَالَ ﷺ: أَكَلْتُمْ أَخَاكُمْ وَاغْتَبْتُمُوْهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ جب وہ اُٹھ کر چلا گیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا: یہ شخص کس قدر کمزور ہے؟ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کو کھایا ہے اور اُس کی غیبت کی ہے۔''

٦٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الغيبة: ٢٦٠، الرقم: ٢٢

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٤٥، الرقم: ٤٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٢٧، الرقم: ٤٢٨٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٥٧٥۔

Marfat.com

اَلْوِلَايَةُ وَإِثْبَاتُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ

﴿ولایت اور کراماتِ اولیاء کا اِثبات﴾

٦٤/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوْسُفَ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْمُقْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: مَنْ أَذَى وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ

٦٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الولاية: ٤٠٢، الرقم: ٥١

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٦/٦، الرقم: ٢٦٢٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٣٩/٩، الرقم: ٩٣٥٢، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢٧٠/٢، الرقم: ٦٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٦٨/٣، الرقم: ٤٤٤٥، و العسقلاني في فتح الباري، ٣٤٢/١١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ٣٥٨/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٩/١٠، وقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح۔

Marfat.com

مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف دی تو اُس نے میرے ساتھ جنگ کو حلال جانا اور کسی بندے کو میرا قرب جس قدر فرائض کی ادائیگی سے ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ (فرائض کی ادائیگی کے بعد) میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ میں کبھی بھی کسی کام میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندۂ مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔ حالانکہ اُس کا موت سے چھٹکارا بھی نہیں۔''

۲/٦٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

٦٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٥

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٥٦، الرقم: ٢٦٢٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٣٩، الرقم: ٩٣٥٢، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٧٠، الرقم: ٦٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٤٤٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٤٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩، وقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح۔

Marfat.com

اللهِ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ هِشَامِ الْكَتَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ جِبْرِيلَ عليه السلام، عَنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيَدًا وَمُؤَيِّدًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے، آپ ﷺ جبریل امین علیہ السلام سے اور وہ اللہ عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی تو اُس نے میرے ساتھ جنگ کا آغاز کیا۔ اور میں کبھی بھی کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ موت اُسے آنی ہی ہے۔ میرا کوئی بندہ میرے نزدیک فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب چیز سے میرے قریب نہیں آتا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرے قریب آتا رہتا ہے، تا آنکہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جس سے میں محبت کروں، میں اُس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔''

Marfat.com

٦٦/٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الإِسْفَرَايِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرْعَاقُوْلِيُّ، وَأَبُوْ الْخَصِيْبِ بْنُ الْمُسْتَنِيْرِ الْمِصِّيْصِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَآوَاهُمُ الْمَبِيْتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوْا: إِنَّهُ وَاللهِ، لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: إِنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَعَاقَبَنِي طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا، فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا

٦٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٦، ٥٢٧، الرقم: ٧٧

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإجارة، باب من استأجر أجيراً فترك الأجير أجره فعمل فيه المستأجر فزاد، ٧٩٣/٢، الرقم: ٢١٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، ٢١٠٠/٤، ٢١٠١، الرقم: ٢٧٤٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٢٢٨/٤، ٢٢٩، الرقم: ٣١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤١٢/٥، الرقم: ٧١٠٦.

Marfat.com

غَبُوقَهُمَا، فَجِئْتُهُمَا بِهِ، فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَتَحَرَّجْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَقُمْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتْ إِنْفِرَاجًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، وَكَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَرَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ، حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أُجُورَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، أَدِّ إِلَيَّ أُجْرَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أُجْرَتِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ، وَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا. اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اِس پتھر سے بچ نہیں سکتے مگر یوں کہ اپنے کسی نیک کام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے لکڑیوں کی تلاش کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور میں اُن کے پاس نہ آ سکا حتی کہ وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا اور اُسے لے کر اُن کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اُنہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑے ہو کر اُن کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ فجر ہو گئی۔ پس وہ بیدار ہوئے اور اُنہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدرے ہٹ گیا لیکن وہ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا یوں گویا ہوا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے قحط کا سامنا ہوا تو وہ میرے پاس آئی، میں نے اُسے اِس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ اُس نے یہ بات مان لی لیکن جب میں اُس پر قادر ہوا تو اُس نے کہا: آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ بند مہر کو ناحق توڑیں۔ میں اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا

Marfat.com

میں نے اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ سرک گیا لیکن اتنا نہیں کہ وہ نکل سکیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تیسرا شخص عرض گزار ہوا: اے اللہ! میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے تو جب اُنہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! میری مزدوری تو ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہاری اُجرت ہیں۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ پس وہ سب کچھ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔"

٦٧/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الإِسْفَرَايِنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْحَاقَ،

٦٧: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٥، ٥٢٦، الرقم: ٧٦

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله: ﴿واذكر في الكتاب مريم إذ انتبذت من أهلها﴾، ٣/١٢٦٨، الرقم: ٣٢٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، ٤/١٩٧٦، ١٩٧٧، الرقم: ٢٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤١١، ٤١٢، الرقم: ٦٤٨٩، ـــ

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: وَحَدَّثَنِي الصَّنْعَانِيُّ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام، وَصَبِيٌّ فِي زَمَنِ جُرَيْجٍ وَصَبِيٌّ آخَرُ. فَأَمَّا عِيسَى فَقَدْ عَرَفْتُمُوهُ. وَأَمَّا جُرَيْجٌ فَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَكَانَ يَوْمًا يُصَلِّي إِذِ اشْتَاقَتْ إِلَيْهِ أُمُّهُ. فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ أَمْ آتِيهَا؟ ثُمَّ صَلَّى فَدَعَتْهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ صَلَّى، فَاشْتَدَّ عَلَى أُمِّهِ، فَقَالَتْ: اَللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ. وَكَانَتْ زَانِيَةٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَتْ لَهُمْ: أَنَا أَفْتِنُ جُرَيْجًا حَتَّى يَزْنِيَ، فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى شَيْءٍ. وَكَانَ رَاعٍ يَأْوِي بِاللَّيْلِ إِلَى أَصْلِ صَوْمَعَتِهِ فَلَمَّا أَعْيَاهَا رَاوَدَتِ الرَّاعِيَ عَلَى نَفْسِهَا فَأَتَاهَا، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: وَلَدِي هَذَا مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَاهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَشَتَمُوهُ ثُمَّ صَلَّى وَدَعَا، ثُمَّ نَخَسَ الْغُلَامَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ بِيَدِهِ: يَا غُلَامُ، مَنْ أَبُوكَ؟ فَقَالَ: الرَّاعِي، فَنَدِمُوا عَلَى مَا كَانَ

ـــــ وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٧، الرقم: ٨٠٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٩٤، الرقم: ٧٨٧٩.

Marfat.com

مِنْهُمْ، وَاعْتَذَرُوْا إِلَيْهِ، وَقَالُوْا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ – أَوْ قَالَ: مِنْ فِضَّةٍ – فَأَبَى عَلَيْهِمْ، وَبَنَاهَا كَمَا كَانَتْ. وَأَمَّا الصَّبِيُّ الآخَرُ: فَإِنَّ امْرَأَةً كَانَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا تُرْضِعُهُ، إِذْ مَرَّ بِهَا شَابٌّ جَمِيْلُ الْوَجْهِ، ذُوْ شَارَةٍ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا، فَقَالَ الصَّبِيُّ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ كَانَ يَحْكِي الْغُلَامَ وَهُوَ يَرْضِعُ. ثُمَّ مَرَّتْ بِهَا أَيْضًا امْرَأَةٌ ذَكَرُوْا أَنَّهَا سَرَقَتْ، وَزَنَتْ، وَعُوْقِبَتْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اِبْنِي مِثْلَ هٰذَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَجْعَلْنِي مِثْلَهَا. فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّابَّ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَإِنَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ قِيْلَ: إِنَّهَا زَنَتْ وَلَمْ تَزْنِ، وَقِيْلَ: سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ، وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوارے میں صرف تین لوگوں نے کلام کیا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور جریج کے عہد کا ایک بچہ، اور ایک بچہ اِن کے علاوہ تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو تم لوگ جانتے ہی ہو۔ جریج کا قصہ یہ ہے کہ یہ شخص بنی اسرائیل میں بڑا عبادت گزار تھا۔ اُس کی والدہ بھی تھی۔ ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اُن کی والدہ کو ان کو دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ اُس نے اُنہیں آواز دی: اے جریج! اُنہوں نے کہا: خدایا! کیا نماز بہتر ہے، یا یہ بہتر ہے کہ میں اُن کے پاس جاؤں؟ پھر نماز پڑھنے لگے۔ والدہ نے پھر بلایا۔ انہوں نے پھر وہی الفاظ دوہرائے اور پھر نماز پڑھتے رہے۔ اُن کی والدہ کو یہ بات ناگوار گزری اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ! اسے مرنے سے پہلے زانیہ عورتوں کے چہرے دکھا دینا۔ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی، اُس نے کہا: میں جریج کو گمراہ کروں گی، یہاں تک کہ

Marfat.com

یہ زنا کرے۔ چنانچہ وہ اُن کے پاس آئی مگر اُنہیں گمراہ نہ کرسکی۔ ایک چرواہا رات کو جریج کے حجرہ کی دیوار کے ساتھ پناہ لیا کرتا تھا۔ جب وہ عورت جریج کو گمراہ کرنے سے عاجز آ گئی تو اُس نے چرواہے کو پھسلا لیا۔ اُس نے اُس کے ساتھ زنا کیا۔ جس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اُس عورت نے کہا: میرا یہ بچہ جریج سے ہے۔

''یہ سن کر بنی اسرائیل جریج کے پاس آئے۔ اُس کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ اور اُسے گالیاں دیں۔ اِس کے بعد جریج نے نماز پڑھی اور دعا کی اور بچے کو حرکت دی۔

''محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اب بھی دیکھ رہا ہوں، جب آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: (جُریج نے بچے سے کہا:) تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا: چرواہا، اس پر بنی اسرائیل کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور اُنہوں نے جریج سے معافی مانگی اور کہا: ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے یا کہا چاندی سے بنا دیتے ہیں، مگر جریج نے قبول نہ کیا اور جیسا پہلے تھا ویسا ہی بنا لیا۔

''دوسرے بچے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت ایک اپنے شیر خوار بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک خوبصورت اور اچھی وضع قطع کا نوجوان اُدھر سے گزرا، عورت نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا کر دینا۔ بچہ بولا: خدایا مجھے اس جیسا نہ کرنا۔

''محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ ﷛ نے فرمایا: میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، جب کہ وہ بچے کی بات بیان فرما رہے تھے اور وہ دودھ پی رہا تھا۔ اس واقعہ کے بعد اُس عورت کے پاس سے ایک عورت گزری، جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اُس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا اور اُسے سزا دی گئی۔ بچے والی عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اِس جیسا نہ کرنا، مگر بچہ بولا: خدایا! مجھے اِس جیسا ہی بنانا۔ والدہ نے بچے سے اِس کی وجہ دریافت کی تو اُس نے کہا: بے شک وہ خوبرو نوجوان ایک

Marfat.com

ظالم شخص ہے اور اِس عورت کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اِس نے زنا اور چوری کی ہے، حالانکہ اس نے نہ تو زنا کیا ہے اور نہ ہی چوری کی ہے اور وہ کہتی ہے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔''

٦٨/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْإِسْفَرَايِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتِ الْبَقَرَةُ وَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا، إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَنْتُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے گائے پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ گائے نے اُس

٦٨: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٧، ٥٢٨، الرقم: ٧٨

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ١٣٣٩/٣، الرقم: ٣٤٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر ﷺ، ١٨٥٨/٤، الرقم: ٢٣٨٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٦١٥/٥، الرقم: ٣٦٧٧۔

Marfat.com

کی طرف دیکھا اور کہنے لگی: میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے (تعجب کے عالم میں کہا): سبحان اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اسے سچ مانتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اِسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔"

٦/٦٩. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ ذَكَرَ كَلِمَةً إِذْ سَمِعَ رَعْداً فِي السَّحَابِ، فَسَمِعَ صَوْتاً فِي السَّحَابِ: أَنِ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، فَجَاءَ ذٰلِكَ السَّحَابُ إِلَى سَرْحَةٍ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِيْهَا، فَأُتْبِعَ السَّحَابُ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي حَدِيْقَةٍ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ. قَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِحَدِيْقَتِكَ هٰذِهِ إِذْ صَرَمْتَهَا؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْأَلُ عَنْ

٦٩: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٩، الرقم: ٧٩

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الزهد، باب الصدقة في المساكين، ٢٢٨٨/٤، الرقم: ٢٩٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٦/٢، الرقم: ٧٩٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٣١/٣، الرقم: ٣٤٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٥/٢، الرقم: ١٢٧٥۔

Marfat.com

ذَلِکَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ أَنِ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ فَإِنِّي أَجْعَلُهَا ثَلَاثًا، فَأَجْعَلُ لِنَفْسِي وَلِأَهْلِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ عَلَيْهَا ثُلُثًا، وَاجْعَلُ لِلْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُلُثًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے بادل کی گرج سنی اور پھر بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، وہ بادل چل پڑا اور اُس نے باغ والی زمین پر پانی برسایا، وہ شخص اُس بادل کے پیچھے پیچھے گیا تو اُس نے دیکھا کہ وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، اُس شخص نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے اپنا نام بتایا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں۔ اُس شخص نے پوچھا: تم جب اِس باغ کے پھل کو کاٹتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ اُس نے کہا: تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟ اُس آدمی نے جواب دیا: میں نے بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، باغ والے آدمی نے کہا: اب جب کہ تم نے یہ بتایا ہے (تو سنو!) میں اِس باغ کی پیداوار کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اِس میں سے ایک تہائی میں اپنے لیے اپنے اہل و عیال کے لئے رکھتا ہوں، ایک تہائی میں اِسی باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی میں مساکین اور مسافروں پر خرچ کرتا ہوں۔‘‘

Marfat.com

فَرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ

﴿فراستِ مومن کا بیان﴾

۷۰ / ۱ . عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ﷻ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

۷۰: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب الفراسة: ۳٦۸، الرقم: ٤٦

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۸۹، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة الحجر، ۵/۲۹۸، الرقم: ۳۱۲۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۲۳، الرقم: ۷۸٤۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۳۸۷، الرقم: ٦٦۳۔

Marfat.com

اَلرُّؤْيَاءُ

﴿خوابوں کا بیان﴾

١/٧١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ زَيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو قتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٧١: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨١
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، ٢١٦٩/٥، الرقم: ٥٤١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ١٧٧١/٤، الرقم: ٢٢٦١، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب إذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع، ٥٣٥/٤، الرقم: ٢٢٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، ٣٠٥/٤، الرقم: ٥٠٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب من رأى رؤيا يكرهها، ١٢٨٦/٢، الرقم: ٣٩٠٩ـ

Marfat.com

نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، پس جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے، تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تعوذ پڑھے، اِس طرح یہ خواب اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔‘‘

٢/٧٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدُوْسٍ الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔‘‘

٧٢: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨٢

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم: ١١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/١٧٧٥، الرقم: ٢٢٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/٥٣٥، الرقم: ٢٢٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام، ٢/١٢٨٤، الرقم: ٣٩٠٠۔

Marfat.com

٣/٧٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِنقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ قَالَ ﷺ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ قَبْلَكَ. هِيَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمَرْءُ، أَوْ تُرٰى لَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو الدرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سورہ یونس کی اس آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ کے متعلق دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا: یہ نیک خواب ہیں، جنہیں آدمی دیکھتا ہے، (یا فرمایا:) اُسے دکھائے جاتے ہیں۔''

٧٣: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨٠
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب قوله: ﴿لهم البشرى في الحياة الدنيا﴾، ٤/٥٣٤، الرقم: ٢٢٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له، ٢/١٢٨٣، الرقم: ٣٨٩٨، والدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب قوله تعالى: ﴿لهم البشرى في الحياة الدنيا﴾، ٢/١٦٥، الرقم: ٢١٣٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٣٧٠، الرقم: ٣٣٠٢۔

Marfat.com

تَذْكِيْرُ الْمَوْتِ

﴿موت کو یاد کرنے کا بیان﴾

١/٧٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَوْفَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَ: ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ الْكَدَرُ، فَالْمَوْتُ الْيَوْمَ تُحْفَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو جحیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے، تو آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا، فرمایا: دنیا کی صفائی جاتی رہی اور کدورت باقی رہ گئی۔ لہٰذا اب ہر مسلمان کے لئے موت ایک تحفہ ہے۔''

٢/٧٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ،

٧٤: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب التصوف: ٤٢٨، الرقم: ٥٥
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٢، الرقم: ٣٤٥١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٥٥، الرقم: ٨٧٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣١۔

٧٥: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب أحوالهم عن الخروج من الدنيا: ٤٦٢، الرقم: ٦٠

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا الْخِضرُ بْنُ أَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُدْبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُعَالِجُ كَرْبَ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَإِنَّ مَفَاصِلَهُ لِيُسَلِّمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، تَقُوْلُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ تُفَارِقُنِي وَأُفَارِقُكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ موت کی سختیاں اور تکالیف جھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اعضاء ایک دوسرے کو (الوداعی) سلام اِس طرح کہتے ہیں: تجھ پر سلامتی ہو قیامت تک تم مجھ سے جدا ہو رہے ہو اور میں تم سے جدا ہو رہا ہوں۔''

٣/٧٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيِّ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ، عَنْ

.... وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٩١، الرقم: ٦٥٩٠ـ

٧٦: أخرجه القشيري في الرّسالة القشيرية، باب مخالفة النفس وذكر عيوبها: ٢٥٠، الرقم: ٢٠

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٧٠، الرقم: ١٠٦١٦، وفي كتاب الزهد الكبير، ٢/١٩٣، الرقم: ٤٦٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٢٣٦ (مرفوعا عن علي ﷺ)ـ

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي: اتِّبَاعُ الْهَوَى، وَطُوْلُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الآخِرَةَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ خوف، خواہشات کی پیروی اور لمبی لمبی آرزوؤں سے ہے۔ پس خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔''

Marfat.com

مَصَادِرُ التَّخْرِيجِ

Marfat.com

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٥. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ الزہد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٩٩٦ء۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٧. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب

Marfat.com

الاسلامی، ۱٤۰٤ھ۔

۹. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۰. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸٤۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱٤۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۱. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-٤۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۲. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵٤ھ/ ۸۸٤-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱٤. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۱۵. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵٤-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۱ھ۔

۱۶. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۱۷. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲٤ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

Marfat.com

١٨. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٩. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔

٢٠. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٢١. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٢٢. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٣. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔ ١١١٥ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٢٤. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٢٥. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ جامع العلوم و الحکم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٢٦. زرکلی، خیر الدین الزرکلی۔ الأعلام۔ بیروت، لبنان، دار العلم للملایین۔ ١٩٨٠ء۔

٢٧. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ الطبقات

Marfat.com

الکبری۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۸. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۲۹. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۳۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۳۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۳. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۳۴. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۵. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بہ: تاريخ**

Marfat.com

ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٣٦. عمر کحالہ، عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، لبنان، داراحیاء التراث العربی

٣٧. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠۔٣١٦ھ/ ٨٤٥۔ ٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٣٨. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٣٩. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/ ٩٨٦۔١٠٧٣ء)۔ الرسالة القشيرية في علم التصوف۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٤٠. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/ ٩٨٦۔١٠٧٣ء)۔ الرسالة القشيرية في علم التصوف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

٤١. قضاعی، ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٤٢. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٤٣. لالکائی، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٤٤. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/٨٢٤۔٨٨٧ء)۔

Marfat.com

السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۴۵. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۴۶. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۷. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔ ۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۸. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ الأحادیث المختارۃ۔ مکہ المکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۹. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۵۰. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترھیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۵۱. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۵۲. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت،

Marfat.com

لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٥٣. نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

٥٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٥٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٦. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

Marfat.com

A. قرآنیات

01. عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)
02. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ، جزو اوّل)
03. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرہ)
04. حکمتِ اِستعاذہ
05. تسمیۃ القرآن
06. معارف الکوثر
07. فلسفۂ تسمیہ
08. معارفِ اسم اَللّٰہ
09. مَناھِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
10. لفظِ ربّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
11. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
12. اَسمائے سورۂ فاتحہ
13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
14. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
15. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
16. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
17. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
18. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
19. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
20. فطرت کا قرآنی تصور
21. تربیت کا قرآنی منہاج
22. لا اِکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت
24. معارف آیۃ الکرسی
25. العِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ
26. التصوّر الإسلامی لطبیعۃِ البشریۃ
27. نہجُ التربیۃِ الإجتماعیۃِ فی القرآن الکریم
28. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)
29. Qur'anic Concept of Human Guidance
30. Islamic Concept of Human Nature

B. الحدیث

31. الْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة
32. العَبْدِيَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّة ﴿بارگاہِ الٰہی سے تعلقِ بندگی﴾
33. الْبَيَان فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﴿رحمتِ الٰہی پر ایمان اَفروز احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ﴾
34. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾
35. هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلَى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأوّل): اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن و حدیث سے ضابطۂ رُشد و ہدایت
36. جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخرُ الأمّة ﴿كِتَابُ الْمَنَاقِب﴾ (اَنبیاء کرام، آلِ

Marfat.com

بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق و تخریج)

37. الأربعین فی فضائلِ النبی الأمین ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب)

38. بُشریٰ للمؤمنین فی شفاعۃِ سیدِ المرسلین ﷺ (شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب اَحادیثِ مبارکہ)

39. البدر التمام فی الصلوٰۃ علیٰ صاحبِ الدُّنُوّ والمقام ﷺ (درود شریف کے فضائل و برکات)

40. کَشْفُ الْأَسْرَار فِي مَحَبَّۃِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَیِّدِ الْأَبْرَار ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)

41. عُمْدَۃُ الْبَیَان فِي عَظَمَۃِ سَیِّدِ وَلَدِ عَدْنَان ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اِختیارات)

42. النِّعْمَۃُ الْعُلْیَا عَلٰی أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِیَاء ﷺ (حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت)

43. رَاحَۃُ الْقُلُوْب فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْبِ ﷺ (مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)

44. اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسّل اور تبرک)

45. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِیَاءِ وَالرُّسُل ﴿أنبیاء و رُسل کے فضائل و مناقب﴾

46. العِقد الثّمین في مناقب أمهات المؤمنين ﴿أمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب﴾

47. الدرۃ البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا (سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب)

48. مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیہما السلام (حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)

49. السیف الجلی علیٰ منکر ولایۃ علی علیہ السلام (إعلانِ غدیر)

50. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام (إمام مہدی علیہ السلام)

51. غایۃ الإجابۃ في مناقب القرابۃ ﴿اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾

52. اَلنَّجَابَۃُ فِيْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَۃِ وَالْقَرَابَۃِ (صحابہ کرام و اہلِ بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

53. القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ (صدیق اَکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

54. اَلْقَوْلُ الصَّوَاب فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ (فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

فضائل ومناقب)

55. رَوْضُ الجِنَانِ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ (عثمانِ غنی ؓ کے فضائل ومناقب)

56. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؓ (علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب)

57. كنز الإنابة في مناقب الصحابة ﴿صحابہ کرام ؓ کے فضائل ومناقب﴾

58. روضة السالكين في مناقب الأولياء والصالحين ﴿اولیاء وصالحین کے فضائل ومناقب﴾

59. الكنز الثمين في فضيلة الذكر والذاكرين (ذکرِ الٰہی اور ذاکرین کے فضائل)

60. البَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات ...... احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

61. تَكْمِيْلُ الصَّحِيْفَة بِأَسَانِيْدِ الْحَدِيْثِ فِي الإمام أبي حَنِيْفَة ؓ

62. الأنوارُ النَّبَوِيَّة فِي الأَسَانِيدِ الْحَنَفِيَّة (مَعَ أُحادِيَاتِ الإمامِ الأعظم ؓ)

63. الصَّلَاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقۂ نماز﴾

64. التَّصْرِيْحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ ﴿بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت﴾

65. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور ذکر بالجہر کرنا﴾

66. الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ ﴿گستاخانِ رسول ...... احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

67. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوْقِ وَالآدَابِ ﴿انسانی حقوق و آداب ...... احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

68. مِنْهَاجُ السَّلَامَةِ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَة (اقامتِ دین اور امن وسلامتی کی راہ)

69. تُحْفَةُ النُّقَبَاء فِي فَضِيْلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء (فروغِ علم وشعور کی اہمیت وفضیلت)

70. أَحْسَنُ الصِّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة (عقیدۂ شفاعت: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

71. القَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ؓ (عربی)

72. القَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ؓ (مع اردو ترجمہ: امام حسن بصریؒ کی سیدنا علی ؓ سے ملاقات اور سماع)

73. مَرْوِيَّاتُ الشَّيْخِ الأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيِّ الأَطْهَرِ ﷺ (شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات)

74. الْمُنْتَقَى لأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

75. The Ghadir Declaration

Marfat.com

76. The Awaited Imam
77. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)
78. Precious Treasure of the Virtues of Dhikr & Dhakireen

C. ایمانیات

79. ارکانِ ایمان
80. ایمان اور اسلام
81. شہادتِ توحید
82. حقیقتِ توحید و رسالت
83. ایمان بالرسالت
84. ایمان بالکتب
85. ایمان بالقدر
86. ایمان بالآخرت
87. مومن کون ہے؟
88. منافقت اور اُس کی علامات
89. مومن جي سنجاڻپ
90. Islam and Freedom of Human Will

D. اِعتقادیات

91. کتابُ التّوحید (جلد اوّل)
92. کتابُ التّوحید (جلد دُوم)
93. کتاب البدعة ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾
94. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت
95. لفظ بدعت کا اطلاق (اَحادیث و آثار کی روشنی میں)
96. اَقسامِ بدعت (اَحادیث و اَقوالِ اَئمہ کی روشنی میں)
97. البِدْعَةُ عِنْدَ الْأَئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِيْن (بدعت ائمہ و محدثین کی نظر میں)
98. حیاۃُ النبی ﷺ
99. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت
100. تصورِ اِستغاثہ
101. کتاب التوسل (وسیلے کا صحیح تصور)
102. کتاب الشفاعۃ
103. عقیدۂ علمِ غیب
104. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
105. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت
106. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
107. سُنّیت کیا ہے؟
108. منہاجُ العقائد
109. التَّوَسُّل عِنْدَ الأئمَّة وَالْمُحَدِّثِيْن (توسل: ائمہ و محدثین کی نظر میں)
110. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان
111. مبادیاتِ عقیدۂ توحید
112. عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصور
113. عقیدۂ توحید اور اِشتراکِ صفات
114. عقائد میں اِحتیاط کے تقاضے
115. تبرک کی شرعی حیثیت
116. زیارتِ قبور
117. وسائلِ شرعیہ
118. تعظیم اور عبادت
119. Beseeching for Help (*Istighathah*)
120. Islamic Concept of

Marfat.com

Intermediation (*Tawassul*)

121. Real Islamic Faith and the Prophet's Status

E. سیرت وفضائلِ نبوی ﷺ

122. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ اوّل)

123. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ دوم)

124. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دوم)

125. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوم)

126. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارم)

127. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)

128. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)

129. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)

130. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)

131. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد نہم)

132. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دہم)

133. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان

134. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اہمیت

135. سیرۃ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اہمیت

136. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و انقلابی فلسفہ

137. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ

138. نورِ محمدی: خلقت سے ولادت تک (میلاد نامہ)

139. میلاد النبی ﷺ

140. تاریخِ مولد النبی ﷺ

141. مولد النبي ﷺ عند الأئمة والمحدثين

(میلاد النبی ﷺ: ائمہ ومحدثین کی نظر میں)

142. کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟

143. معمولاتِ میلاد

144. فلسفۂ معراج النبی ﷺ

145. حسنِ سراپائے رسول ﷺ

146. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ

147. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ

148. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ

149. أسمائے مصطفیٰ ﷺ

150. معارفِ اسمِ محمد ﷺ

151. معارف الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ

152. تحفة السرور في تفسير آية نور

153. نور الأبصار بذكر النبي المختار ﷺ

154. تذکارِ رسالت

155. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)

156. صلوۃ وسلام سنتِ الٰہیہ ہے

157. فضیلتِ درود وسلام

158. فضیلتِ درود وسلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

159. ایمان کا مرکز ومحور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)

160. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اہم ضرورت

161. عشقِ رسول ﷺ: استحکامِ ایمان کا واحد ذریعہ

162. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اساس

163. تحفظِ ناموسِ رسالت

Marfat.com

164. اُسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

165. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول

166. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)

167. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت

168. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت

169. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت

170. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت

171. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اَہمیت

172. سیرۃُ الرسول ﷺ کی شخصی و رسالتی اَہمیت

173. سیرۃُ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اَہمیت

174. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِقتصادی اَہمیت

175. كشف الغطا عن معرفة الأقسام للمصطفى ﷺ

176. مقامِ محمود

177. عالمِ اَرواح کا میثاق اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

178. روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ

179. تعلق بالرّسالت: آشنائی سے وفا تک

180. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1

181. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)

182. Salawat auf den Propheten(ﷺ)

F. ختمِ نبوت

183. مناظرۂ ڈنمارک

184. عقیدۂ ختمِ نبوت

185. حیات و نزولِ مسیح ؑ اور ولادتِ امام مہدی ؑ (عقیدۂ ختمِ نبوت کے تناظر میں)

186. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

187. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

188. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت

189. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

190. اَرکانِ اِسلام

191. فلسفۂ نماز

192. آدابِ نماز

193. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت

194. نماز کا فلسفۂ معراج

195. فلسفۂ صوم

196. فلسفۂ حج

H. فقہیات

197. نص اور تعبیرِ نص

198. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب

199. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار

200. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد

201. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام

202. منہاج المسائل

203. الحکم الشرعی

204. نصابِ تربیت (حصہ اوّل)

205. التصوّر التشريعي للحكم الإسلامي

Marfat.com

206. فلسفۃ الاجتهاد و العالم المعاصر

207. منهاجُ الخطبات للعيدينِ و الجمعات

208. Philosophy of Ijtihad and the Modern World

209. Ijtihad (meanings, application and scope)

I. رُوحانیات

210. اِطاعتِ الٰہی

211. ذِکرِ الٰہی

212. محبتِ الٰہی

213. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے

214. حقیقتِ تصوّف

215. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)

216. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوم)

217. سلوک و تصوف کا عملی دستور

218. اَخلاقُ الانبیاء

219. تذکرے اور صحبتیں

220. حسنِ اَعمال

221. حسنِ اَحوال

222. حسنِ اَخلاق

223. صفائے قلب و باطن

224. فسادِ قلب اور اُس کا علاج

225. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

226. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے

227. ہمارا اَصلی وطن

228. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

229. طبقات العباد

230. حقیقتِ اِعتکاف

231. دل جي صفاني

232. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)

233. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)

J. اَوراد و وظائف

234. الفيوضات المحمدية ﷺ

235. الأذكار الإلٰـهية

236. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (عربی)

237. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (مع اُردو ترجمہ)

238. مناجاتِ امام زین العابدین علیہ السلام

239. الدعوات القدسية

240. أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِدِ

241. صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰى سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ (ﷺ)

242. أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰى حُرُوْفِ الْهِجَاءِ

243. صَلَاةُ الْأَكْوَان (درودِ کائنات)

244. صَلَاةُ الْمِيْلَادِ (درودِ میلاد)

245. صَلَاةُ الشَّمَائِلِ (درودِ شمائل)

246. صَلَاةُ الْفَضَائِلِ (درودِ فضائل)

247. صَلَاةُ الْمِعْرَاجِ (درودِ معراج)

248. صَلَاةُ السِّيَادَةِ (درودِ سیادت)

249. دعا اور آدابِ دعا

Marfat.com

K. علمیات

250. اِسلام کا تصوّرِ علم

251. علم......توجیہی یا تخلیقی

252. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اِصلاح طلب پہلو

253. تعلیمی مسائل پر اِنٹرویو

254. Islamic Concept of Knowledge

L. اِقتصادیات

255. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

256. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

257. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت

258. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

259. اِقتصادیاتِ اِسلام ﴿تشکیل جدید﴾

260. اِسلام کا تصورِ ملکیت

261. اِسلام اور کفالتِ عامہ

262. اِسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اُصول

263. قواعدُ الاقتصادِ فی الإسلام

264. الإقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

M. جہادیات

265. حقیقتِ جہاد

266. جہاد بالمال

267. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (فلسفۂ وتعلیمات)

268. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

269. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

270. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

271. قرآنی فلسفۂ اِنقلاب (جلد اول)

272. قرآنی فلسفۂ اِنقلاب (جلد دوم)

273. اِسلامی فلسفۂ زندگی

274. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

275. منہاجُ الافکار (جلد اوّل)

276. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)

277. منہاجُ الافکار (جلد سوم)

278. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج

279. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

280. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

281. خدمتِ دین کی توفیق

282. قرآنی فلسفۂ تبلیغ

283. اِسلام کا تصورِ اِعتدال وتوازُن

284. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

285. تحریکِ منہاج القرآن: "اَفکار و ہدایات"

286. تحریکِ منہاج القرآن: اِنٹرویوز کی روشنی میں

287. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر

288. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب......!

289. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

290. اَہم اِنٹرویو

291. معہد منہاج القرآن

292. Islamic Philosophy of Human Life

Marfat.com

293. Islam in Various Perspectives

O. انقلابیات

294. نظامِ مصطفیٰ (ایک انقلاب آفریں پیغام)

295. حصولِ مقصد کی جدّ و جہد اور نتیجہ خیزی

296. پیغمبرانہ جدو جہد اور اُس کے نتائج

297. پیغمبرِ انقلاب اور صحیفۂ انقلاب

298. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال

299. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

300. سفرِ انقلاب

301. مصطفوی انقلاب میں طلبہ کا کردار

302. سیرت النبی ﷺ اور انقلابی جدّو جہد

303. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

304. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اسلامی حل

305. تصوّرِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

306. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اسلام

307. آئندہ سیاسی پروگرام

308. سياسي مسئلو ۽ انهي جو اسلامي حل

309. Islam - The State Religion

310. The Islamic State

Q. قانونیات

311. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

312. اسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

313. اسلامی اور مغربی تصوّرِ قانون کا تقابلی جائزہ

314. اسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

315. الجريمة في الفقهِ الإسلامی

316. Islamic Penal System and its Philosophy

317. Islam and Criminality

318. Islamic Concept of Law

319. Qur'anic Basis of Constitutional Theory

320. Legal Character of Islamic Punishments

321. Legal Structure of Islamic Punishments

322. Classification of Islamic Punishments

323. Islamic Philosophy of Punishments

324. Islamic Concept of Crime

R. شخصیات

325. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اکبر ؓ

326. سیدنا صدیقِ اکبر ؓ کا مقامِ قربت و معیت

327. فضائل و مراتب سیدنا فاروقِ اعظم ؓ

328. حبِّ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

329. سیرتِ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

330. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

331. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

332. امام ابو حنیفہ ؓ امام الائمہ فی الحدیث (جلد اوّل)

333. صحابہ کرام اور ائمہ اہلِ بیت ؓ سے امامِ اعظم ؓ کا اخذِ فیض

334. امامِ اعظم ؓ اور امام بخاریؒ (نسبت و تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)

335. تذکرۂ مسانیدِ امامِ اعظم ؓ

Marfat.com

336. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفۂ خودی

337. حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

338. اقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

339. اقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

340. اقبال اور تصورِ عشق

341. اقبال کا مردِ مومن

342. تذکرۂ فرید ملتؒ (مجموعہ مضامین)

343. Imam Bukhari and the Love of the Prophet ﷺ (Al-Hidayah Series: Volume 1)

S. اسلام اور سائنس

344. اسلام اور جدید سائنس

345. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

346. انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء

347. امراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

348. شانِ اولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

349. Creation of Man

350. Spiritualism and Magnetism

351. Islam on Prevention of Heart Diseases

352. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe

353. Creation and Evolution of the Universe

T. عصریات

354. اسلام میں انسانی حقوق

355. حقوقِ والدین

356. اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

357. اسلام میں خواتین کے حقوق

358. اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

359. اسلام میں بچوں کے حقوق

360. اسلام میں عمر رسیدہ اور معذور افراد کے حقوق

361. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

362. Clarity Amidst Confusion: Imam Mahdi and End of Time

363. Islam and Christianity

U. سلسلہ تعلیماتِ اسلام

364. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (1): تعلیماتِ اسلام

365. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (2): ایمان

366. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (3): اسلام

367. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (4): احسان

368. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (5): طہارت اور نماز

Marfat.com

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف و طریقت دینِ اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے، اِس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی بلکہ جہالت پر مبنی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبے کے ائمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء یا اُن کی تعلیمات کا منکر نہیں رہا۔

دوسری اَہم بات یہ ہے کہ تصوف بغیر علمی سند کے وجود میں نہیں آیا۔ معروف اَکابر صوفیاء بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ طبقہ عُلماء کی طرح طبقہ عُرفاء و صلحاء بھی ہمیشہ سے خدمتِ دین میں پیش پیش رہا ہے۔ اِس نے اُمتِ مسلمہ کو رُشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیرِ باطن اور تہذیبِ اَخلاق کا عملی درس دیا۔ قول کی جگہ کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجۂ احسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض انجام دے کر فریضۂ نبوت نبھایا۔ عجیب اِتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے اِن ائمہ تصوف پر بطور مفسر، محدّث، فقیہ اور مجتہد علمی کام نہ ہوا یا بہت تھوڑا ہوا۔ اِس طبقۂ عُرفاء سے متعلق غلط فہمی نے تصوّف اور ائمہ تصوّف کے بارے پورے کا پورا علمی تصوّر مجروح کر کے رکھ دیا۔ اِس اِعتبار سے اَکابر صوفیاے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہلِ علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے ایک بڑا اُدھار تھا جس سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

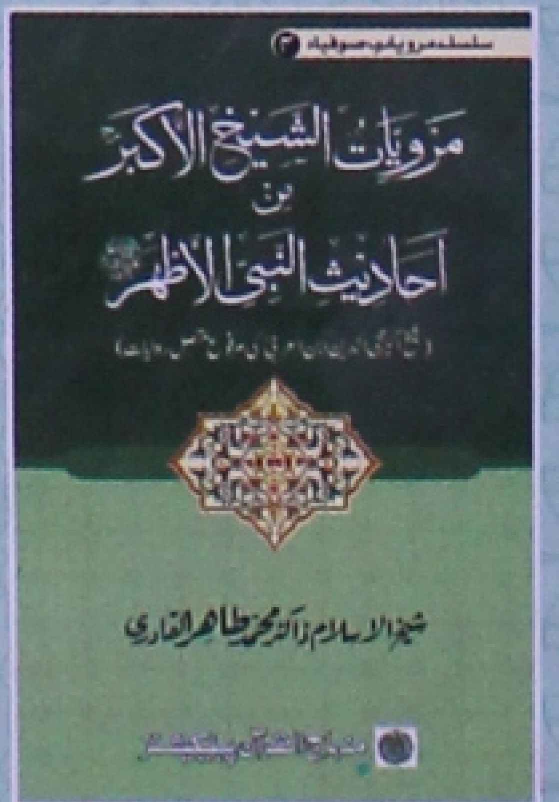

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: (+92-42) 3516 8514, 111-3-140-140, Fax: (+92-42) 3516 8184
Yousaf Market Ghazni Street 38-Urdu Bazar Lahore. (+92-42) 3723 7695
www.minhaj.org, e-mail: sales@minhaj.org
BB-0047-1